رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۹

نُورافشاں

حقیقی نُور وہ تھا جو دُنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

جلد ۴۱ | ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شائع ہوتا ہے | ۲۵ اپریل ۱۹۱۳ء | نمبر ۱۶

یہ کتابیں کرسچن بک سٹور لودیانہ معرفت پادری ای۔ ایم ویری صاحب بذریعہ وی۔ پی یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں

اُردو کا قاعدہ	۶ پائی ا/	سوالات مرقس کی انجیل پر گورمکھی	ا/	عقاید اسلامیہ	۱۰/
اُردو کی پہلی کتاب	ا/	سوالات لوقا کی انجیل پر ایضاً	ا/	ینابیع الاسلام	۸/
اُردو کی دوسری کتاب	۲ و ۳/	سوالات یوحنا کی انجیل پر ایضاً	ا/	حیات المسلمین	۸/
اُردو کی تیسری کتاب	۳/	زنانہ سیکنڈ ریڈر۔ گورمکھی	۳/	تحقیق الایمان	۴/
اُردو کی چوتھی کتاب	۴/	گورمکھی قاعدہ	۳ پائی	تواریخ محمدی	۴/
رومن اُردو کا قاعدہ کمنگ صاحب کا	ا/	اِسلام میں مسیح اُردو	۱/	تعلیم محمدی	۴/
رومن اُردو کی پہلی کتاب	۲/	خدائے اِسلام	۲/	دین اسلام اور اُسکی تردید از روے اسلام	۲/
رومن اُردو کی دوسری کتاب	۳/	ینابیع القرآن	۳/	ستیارتھ پرکاش درپن اُردو	۸/
دیہاتی سوال وجواب	۶ پائی	الکفارہ	۰/	سمپردائے	۶ر و ۱۰/
دیہاتی سوال وجواب پنجابی اُردو حروف	۶ پائی	بائیبل یا قرآن	۱۰/	ویدوں کی تعلیم	۱۰/
سوال وجواب رومن اُردو	۶ پائی	مسیح ابن اللہ	۲/	حل مشکلات حصّہ اول اُردو	۶/
سوال وجواب گورمکھی	۶ پائی	اثمار شیریں	۳/	تحقیق بائبل	۴/
شبد وغزلیں اُردو	ا/	میزان الحق	۴/	طالبان حق	۹/
شبد وغزلیں گورمکھی	ا/	طریق الحیات	۲/	تواریخ بائبل	عہ/
سوالات متی کی انجیل پر گورمکھی	ا/	کشف القرآن	۶/	حیات مسیح	۱۲/

نئی کتابیں

ہندمیں سنڈے سکول - من تصنیف ایڈورڈ وائے ہنٹ صاحب رومن اردو صفحہ ۱۲۰ یہہ کتاب ہر ایک سنڈے سکول سپرنٹنڈنٹ اور اُستاد کے واسطے ایک خاص قاعدہ عوام کے پڑھنے کے لئے پر تاثیر بچوں کو تعلیم دینے میں بڑا مفید آلہ قیمت ۶ر و ۸ر +

صحت جسمی { من تصنیف قاضی میر محمد - کونجھی - فارسی اُردو قیمت ۴ر صفحہ ۶۲ یہہ نہایت مفید کتاب جو ہر ایک خاندان کے ساتھ رہنی چاہیے +

انجیل برنباس { من تصنیف عبدالاحد از کائرہ کئی سال ہوئے کہ مشہور جعلی انجیل برنباس کا ترجمہ جو ۲۰۰ برس کے عرصہ تک غائب ہو گئی - پادری ہگین صاحب کی کوشش سے جرمن کے ایک کتب خانہ میں پائی گئی - اس کتاب کے حالات اس چھوٹے سے رسالہ میں پیش کئے جاتے ہیں - قیمت ۲ر +

مسیح کی تعلیم { من تصنیف ڈاکٹر جے ڈبلیو - رابرٹسن صاحب جسکو ڈاکٹر ڈبلیو ہنٹلی صاحب نے ترجمہ کیا - فارسی - اُردو اور رومن بھی چھاپی گئی قیمت ۴ر - اُردو ۸ر - اور ۱۲ر - یہ کتاب نہایت ضروری - ہر ایک مسیحی کو چاہیے کہ اسکا مطالعہ کرے مسیح کی تعلیم کی اونچائی اور گہرائی کا ظہور ہے +

خاندانی فرائض { ۱۲۰ صفحے قیمت اُردو ۴ر - ۸ر - ۱۲ر - رومن ۶ر اگر لوگ اپنے اپنے گھر کا انتظام اس کتاب کی ہدایت کے مطابق بناویں - تو زندگی کی خوشی اور مبارکبادی بہت ترقی پذیر ہوجاویگی +

آخری بات کی ہدایت اس مضمون پر کہ ہر ایک آدمی اپنے گھر یعنی رہائش کا گھر رکھے اور کس طرح باوے - کتاب کی قیمت صدہا گنی قیمتی ہے

ویدک شائستگی - قیمت رومن اُردو ۸ر +

ویدوں کی اصل - فارسی اُردو قیمت ۱۰ر +

ذات وچار - فارسی اُردو قیمت ۲ر +

جنرل گارفیلڈ صاحب کی سوانح عمری فارسی اُردو ۳ر +

دائی گری { من تصنیف ڈاکٹر ایڈیتھ براؤن صاحبہ ساکن لودیانہ رومن اُردو ۴ر - فارسی اردو ۴ر +

یہہ کتاب میڈیکل سکولوں اور ہسپتالوں میں ٹکسٹ بک کے طور پر استعمال کی جاتی ہے - ہر ایک گھر میں اسکی ضرورت محسوس ہوتی ہے اسلئے ہر ایک خاندان میں اسکی ایک جلد ہونی چاہیے +

ہدایت تیمارداران { یہ کتاب اس نیت سے تصنیف کی گئی کہ ہسپتال کے ملازموں کے لئے مددی جاوے - لہذا وہ ہر ایک ہسپتال اور میڈیکل سکول کیلئے سندی کتاب ہے ہر ایک گھرانے میں ایسی کتاب فائدہ سے خالی نہیں - رومن اُردو قیمت ۴ر یہ کتاب دوبارہ چھپ رہی ہے اُمید ہے کہ بہت جلد چھپکر تیار ہوجائیگی +

یہہ گورمکھی ٹریکٹ ۶ر فی سینکڑہ کے حساب سے فروخت کئے جاتے ہیں :-

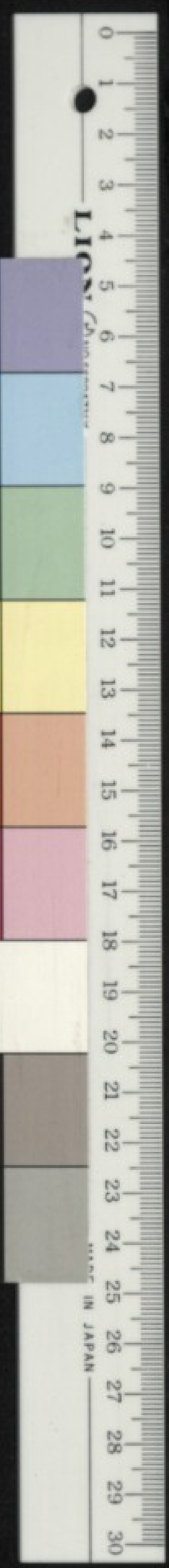
۱ - بھگیل سنگھ نمبردار - ۲ - ہمادی ٹوکری - ۳ - سد بیک جیون - ۴ - بھرکی ۵ - میں رہا بھر داہاں - ۶ - ایک کُتی وی کتھا - ۷ - ذات ورن - ۸ - سیونک کھاگئی +

دیگر کتابیں

ابن حور اُردو	۸ر	شعاع نور حصہ اول و دوم	۵ر
رابنسن کروسو	۱۲ر	طیطس رفیق صلیب	۸ر
طلائی شمعدان	۴ر	تحقیق الاسلام حصہ اول	۲ر
مارکوپولو کا سفرنامہ	۸ر	مسلمانوں میں منادی کرنیکا طریقہ انگریزی	۲ر
روح سے معمور زندگی	۴ر	القاب مسیح	۴ر
طریق دعا	۴ر	بائبل کس طرح پڑھنی چاہیے	۴ر

روحانی طاقت کے متعلق چند سنجیدہ خیالات ۴ر

پنجاب کا جغرافیہ بزبان پنجابی - گورمکھی حروف - ایم - بوٹا شاہ کے اُردو کا ترجمہ ہے - مجلد بورڈ - ۴ر +



فہرست مضامین

نور افشاں

لودیانہ ۔ جمعہ ۔ ۲۵ ۔ اپریل ۱۹۱۳ء

گلدستۂ اخبار

رزیڈنٹ وزیرستان نے فرقہ توڑی خیل کے جرگہ کو انگیس دکھایئں اس نے اطاعت قبول کی۔

ریلوے اسٹیشن لاہور میں اور ڈیرہ خیل کی توسیع کرینگے ۲۵ لاکھ منظور ہوا ۔ ۳۰ سال درکار ہونگے ۔

ریلوے اسٹیشن سکندر آباد میں آتشزدگی ہوئی ۵۰ ہزار کی نقدی بچائی گئی نقصان ۴ ہزار ہے۔

۱۶ کی خبر ہے کہ ترکی بلقانی امن کے ڈیلیگیٹ عنقریب لنڈن میں پھر جمع ہونیوالے ہیں۔

گورنمنٹ مانٹی نگرو نے اپنے سفیران غیر کو پیغام دیا ہے کہ سقوطری کا پیچھا نہیں چھوڑینگے۔

مانٹی نگرو صرف اس حالت میں سقوطری چھوڑیگا کہ کچلنے والی طاقت سے مجبور ہوگا۔

جہاز ٹیٹانک کی عظیم تباہی کی پہلی سالگرہ ۱۶ کو شہر ہیمپٹن میں منائی گئی ماتم عام تھا۔

جہازی کمپنی وائٹ سٹار لین پر ۱۸ نالشیں کی گئی ہیں۔ قریب ۴ کروڑ کا مجموعی مطالبہ ہے۔

جہاز مذکور کی تباہی کی خاص تحقیقات برٹش گورنمنٹ نے کی تھی اس پر ۴ لاکھ روپیہ خرچ تھا۔

تباہ شدہ مسافروں کے پس ماندگان کی امداد میں تقریباً ڈیڑھ کروڑ روپیہ خرچ آچکا ہے۔

دختر قیصر جرمن کی شادی پر زار روس و شہنشاہ آسٹریا بھی برلن میں مدعو کئے گئے ۔ مدعو آئینگے۔

ہمارے شہنشاہ معظم بھی مہمان ہونگے ۔ یہ موقعہ شاندار ملاقاتوں کا ہوگا ۔ خاص قابل دلچسپی

بادشاہ نکلس نے جو اسباب کا ذمہ کیا تھا کہ جنگ کی صورت میں وہ روس کو اطلاع کردینگے ۔ اور اس کی بابت روس کی رضامندی حاصل کریں گے ۔ اس کی انہوں نے خلاف ورزی کی۔ اس پر بھی جب سقوطری کے معاملہ کا تصفیہ ہورہا تھا تو زار روس نے اپنی عالی ظرفی سے جبل آسود کو کو مدد دی۔

بادشاہ نکلس کے نام دوستانہ حیثیت سے ایک علان روانہ کیا گیا اور اسی کے ساتھ وہ متنبہ کئے گئے کہ جنگ کے جاری رکھنے اور ذاتی عزائم کی پیروی کرنے میں بڑی ذمہ داری ہے ۔ جس کا نتیجہ بجز اس کے اور کچھ نہ ہوگا کہ اہل جبل اسود کو الزام دیا جائے کہ وہ فضول خونریزی کے باعث ہوئے ۔

روس اپنی ضد سے دست بردار نہ ہوگا کہ جبل آسود شہر کو ترک کرے اور یورپ کی مرضی کو مان لے ۔ بلکہ تمام یورپین بحری قوت کا اظہار عالیشان طریقہ سے کیا جائے گا ۔ اگر دنیا کیا گیا تو یورپ اسباب کے وسائل تلاش کریگا کہ اہل جبل آسود کو سقوطری کے محاصرہ سے جو بے حد نقصانات پہنچے ان کی کچھ تلافی کیجائے ۔

بلقانی ریاستوں کو متنبہ کیا گیا ہے کہ روس جس نے اُن کی ہستی قایم کی ہے ۔ اس کا خیال بلقانی ریاستوں کو اب بھی رکھنا لازم ہے ۔ تاکہ باہمی میل اور اتفاق میں فرق نہ آئے جس کے بغیر مذکورہ بالا ریاستوں کو قوت حاصل نہ ہوگی روس اور سلاؤ قوم کے لوگوں میں جو تعلقات پائے جاتے ہیں ان کے سبب سے یہ خیال پیدا نہیں ہوتا کہ دوسری اقوام سے جنگ ہوگی

ہانگ کانگ سے خبر آئی ہے کہ برٹش ویسٹ ریز کے جہاز کو ڈاکو لوگوں نے لوٹ لیا اور پانچ لوگوں کو مار کر بھاگ گئے ۔ وے ہانگ کانگ میں مسافر بنکر سوار ہوئے تھے مسافروں میں ایک مشنری لیڈی بھی تھی ۔ جس نے ان سے کہکر انگریز کپتان اور چیف افسر وغیرہ کی جان بچائی ۔ لیکن انجن کو ڈاکو لوگوں نے جاتے وقت بگاڑ دیا

برہما کے شمالی حصے میں چند چینیوں نے لڑائی کی اور کچھ لوٹ مار کر بھاگ گئے۔

آنار سی سے بد نزنگ ریل ضرور چلنے لگے گی ۔ اور تالیپن سے پنڈدر ناتک لائن دو ایک ہفتہ میں طے ہو جاویگی ۔

اخبار کی بہار

اخبار ڈیلی میل نے ذیل کے انعام مقرر کئے ہیں۔ ۰۰۰ ۵ روپئے اُس ہوائی جہاز کو ملینگے جو ۷۲ گھنٹے میں انگلستان اور سکاٹلینڈ کا پورا چکر کریگا۔ ڈیڑھ لاکھ روپیہ اس کو انعام ملیگا۔ خواہ انگلستان کا خواہ بیرونی ملک کا جہاز ہو جو ۷۲ گھنٹے میں انگلستان سے امریکہ پہونچ سکیگا۔

پارلیمنٹ میں مسٹر بے۔ ڈی۔ ہیس نے یہ سوال پیش کیا کہ کیا وجہ ہے کہ جب انگلستان کی فوج زیادہ تر ہندوستان میں ہے۔ تو ہندوستان میں ہوائی جہاز اُڑانے کا سکول قائم نہ کیا گیا اس کے جواب میں مسٹر مانٹے گیو نے کہا کہ ہندوستان کی گورنمنٹ اس معاملے پر خیال کر رہی ہے۔

انگلستان کی پارلیمنٹ میں بحث جو پیش کی گئی اس میں جہازوں کا خرچہ بہت بڑھ گیا ہے۔ کیونکہ امسال کئی ایک جنگی جہاز نئے بنائے جائینگے۔ اس کی نسبت مسٹر چرچل صاحب نے اپنی سپیچ میں بیان کیا کہ چونکہ جرمنی نے اپنے جہاز بڑھانے کی کوشش کی ہے۔ اس لئے انگلستان کو بھی لازم ہے کہ جہاز بڑھائے۔ گو کہ کئی کروڑ کا خرچہ بڑھانا پڑیگا۔

خرچہ بڑھنے کے اور بھی کئی ایک سبب بتلائے مثلاً بے تار کی برقی ہر ایک جہاز میں لگائی جائے گی اور کوئلے کی قیمت زیادہ ہوگئی ہے۔ اور مزدوری اور جہازوں کے کل حصوں کی قیمت اب بڑھ گئی ہے۔

بیان کیا کہ جب تک اور ملک اپنے سامان بڑھاتے جائینگے تب تک انگلستان کو ہر سال خرچہ بڑھانا پڑیگا اور انگلستان اس بے حد خرچ کو اور ملکوں سے زیادہ برداشت کرسکیگا ۱۹۱۳ء میں ۱۰ بڑے جنگی جہاز طیار کئے جائینگے اور ۱۹۱۴ء میں بھی اسی تعداد نئے جہاز بنانے پڑینگے۔ لیکن مسٹر چرچل نے اُمید ظاہر کی یورپ میں جلد یہ بات نہ ہو جائیگی۔

سرکار ہند پرائمری ایجوکیشن کی طرف بہت بڑی دلچسپی لے رہی ہے۔ چنانچہ حال میں ایک تجویز عمل میں لائی گئی ہے جس کی منشا ہے کہ ہندوستان میں ۰۰۰ ۹۱ نئے پرائمری مدرسے کھولے جائیں۔

پچھلے سال چین میں ۲۰۰ ۹۸۷ ۹ مصحف اور انجیلیں فروخت ہوئیں۔

ملک بہار سے کئی لوگ سرکاری عہدوں پر سرفراز ہوتے جاتے ہیں کوریا میں چیف جسٹس ایک بہاری ہیں۔

چین میں ۰۰۰۰۰۰ ۳۶ روپیہ افیون کے کھانے میں برباد ہوگیا۔ سرکار چین اتنی کثیر دولت کو ایسے ناجائز کام میں صرف ہوتے ہوئے دیکھ کے کیونکر صبر کر سکتی ہے۔ اور خاصکر جب لاکھوں آدمی ناش ہو جاتے ہیں۔

لنڈن ۱۵ اپریل مانٹی نیگرو کا سرکاری بیان منظر ہے۔ غیر ملکی اخبارات میں جو یہ افواہ شائع ہوئی ہے کہ چونکہ سرویوں نے لڑائی میں حصہ لینا ترک کر دیا ہے۔ اس لئے اب مانٹی نیگرو سقوطری کے متعلق نرمی اختیار کریگا۔

یہ خیال غلط ہے ممکن ہے کہ مانٹی نیگرو دول کے متفقہ دباؤ کے آگے تسلیم خم کر دے۔ لیکن یہ صرف ایسی صورت میں ہو سکتا ہے۔ جبکہ خون کی ندیاں بہادی جائیں۔

لنڈن ۱۵ اپریل۔ ٹرکی اور بلقانیوں کے درمیان دس دن کے لئے ہنگامی صلح ہوگئی ہے۔

قسطنطنیہ ۱۵ اپریل۔ ہنگامی صلح کی خبر مشتبہ از وقت ہے لیکن یہ باور کرنے کے لئے کافی وجوہ موجود ہیں کہ ٹرکی اور بلغاریہ کے کمانڈروں نے اس مسئلے کے متعلق گفت و شنید شروع کر دی ہے اور عارضی طور پر جنگ موقوف کرنے کا آپس میں فیصلہ کر لیا ہے۔ جس کی بنا پر اُمید کی جاتی ہے کہ یہ قطعی طور پر لڑائی کے ملتوی ہو جانیکا پیش خیمہ ثابت ہوگا۔

طہران ۱۵ اپریل۔ سر والٹر ٹاؤنلی سفیر برطانیہ نے کل دو لاکھ پونڈ کی رقم جو روس اور برطانیہ کے مشترکہ قرضہ ایران کا برطانوی حصہ ہے۔ ایرانی گورنمنٹ کے حوالے کر دی۔ یہ روپیہ خزانہ وزارت عظمٰی کی نگرانی میں رہیگا۔

کلکتہ سے خبر آئی ہے۔ کہ لارڈ کرزن کی مجسمہ یادگار رجب سے بے نقاب کیا گیا ہے اس پر پولیس کے دو سپاہیوں کا رات دن پہرہ رہتا ہے۔ اور کسی شخص کو اس کے پاس تک نہیں پھٹکنے دیا جاتا۔

قسطنطنیہ ۱۶ اپریل۔ اگرچہ ہنگامی صلح اب تک وقوع میں نہیں آئی۔ لیکن ترکوں اور بلغاریوں نے باہم اتفاق کر لیا ہے۔ کہ لڑائی موقوف کر دیجائے۔

صوفیہ ۱۷ اپریل۔ اس امر کا اعلان کیا گیا ہے۔ کہ بلغاریہ اور ٹرکی کے درمیان ہنگامی صلح کی قرارداد صرف زبانی طور پر اس لئے عمل میں آئی ہے کہ فریقین اپنے مردوں کو دفن کریں۔

قسطنطنیہ ۱۸ اپریل اس امر کا اعلان کیا گیا ہے کہ چشتلجہ اور بولیر میں ۲۳ ماہ رواں تک لڑائی موقوف کر دی گئی ہے اور اگر اس اثنا میں گفت و شنید صلح کی تکمیل نہ ہو سکی تو ممکن ہے کہ لڑائی کو طول دیا جائے۔ فریقین جنگ غیر جانب دار علاقہ کی تعیین کے لئے ایک کمیشن مقرر کرینگے۔ اور یہ لازمی ہوگا کہ لڑائی شروع کرنے سے پہلے ۴۸ گھنٹہ کی مہلت دیجائے۔

لنڈن ۱۸ اپریل رویٹر کو معلوم ہوا ہے کہ دول یورپ نے اصولاً اس تجویز کو منظور کر لیا ہے کہ مانٹی نیگرو کو۔ سلطین فرنگ کی رقم بطور قرض دیجائے جو دول شش گانہ کی مشترکہ ضمانت پر مبنی ہوگی قرضہ کی تفصیل ابھی نہیں ہوئی۔

حضور لیفٹیننٹ گورنر ۲۳ تاریخ لاہور سے راولپنڈی جائینگے۔ وہاں سے رونق افروز ریاست منڈی ہونگے۔ منڈی میں نئے مہاراجہ صاحب گدی نشین کرینگے۔ اس کی رسم ۲۸ اپریل کو ادا کی جائے گی۔

اسلامیہ کالج لاہور شاہدرہ کو منتقل کرینگے ۶ لاکھ کی عمارت ہوگی۔ ڈیڑھ لاکھ سرکار دیگی۔

پولیس قصور کو شاباش۔ ۶ گھنٹہ تعاقب کر کے فتح سنگھ مشہور ڈاکو گرفتار کر لیا۔

ایڈیٹوریل نوٹس

کلام کے نظارے

نمبر ۱

بنی اسرائیل کا بیابان کا حال ایک طرح سے ایسا عجیب ہے کہ جس کی نظیر دنیا میں پائی نہیں جاتی ۔ اتنی بڑی قوم کا نقل مکان کرنا اور ۴۰ برس کے عرصہ دراز تک سفر کرتے پھرنا جس اثنا میں نہ صرف اُن کی پرورش آسمانی روٹی سے ہوئی بلکہ اُن کے پہننے اور تمام دیگر آسائش کے سامان بھی معجزانہ طور سے بیابان میں مہیا ہوتے رہے ۔ اور آخرکار اُس ملک کو جس میں مختلف اقوام آباد تھیں خالی کر کے اُن کو وہیں آباد کر دیا گیا ۔ یہ تمام واقعات نہایت عجیب وغریب ہیں اور تمام مکمل لکھے ہوئے موجود ہیں ۔ اور قوم یہود جو اب تک صفحہ ہستی پر موجود ہے ۔ ان تمام باتوں کو نسلاً بعد نسلاً اپنی اولاد میں سُناتے اور زندہ گواہ موجود ہیں ۔ جن کے باپ دادوں کے ساتھ خدا خاص طور سے اپنے عجیب وغریب کلام ظاہر کرتا رہا ۔ طول کے سبب سے ہم ان تمام واقعات کو لکھنے سے پرہیز کرتے ہیں ۔ پر صرف اتنا کہنا چاہتے ہیں کہ خدا نے اس قوم پر اپنی بے حد شفقت اور رحمت دکھلائی پر اس کے عوض یہ قوم سرکش اور باغی اور خدا کے برخلاف قسم قسم کے گناہوں میں گرفتار ہوتی رہی اور باوجود خدا کے عجیب کاموں کو غور کے ساتھ بچشم خود دیکھنے کے بھی وہ لوگ اس سے منحرف ہوتے گئے ۔ اور اب اس نے یہ قوم تمام دنیا کی قوموں کے سامنے جس قدر ممتاز اور نامی اور مشہور تھی اسی قدر اب گمنام ہے اور دنیا پر منتشر ہے ۔ جس کی وجہ اس قوم کی بغاوت اور سرکشی ہے ۔ نہ صرف اس قوم کی یہ حالت قابل افسوس ہے بلکہ اس دنیا کے تمام آدمزاد کی بھی فرداً فرداً خدا کے سامنے ایسی ہی حالت ہے ۔ اور ہر ایک فرد بشر نے اپنے طریق کو خدا کے سامنے اپنی روشوں کے مطابق بگاڑا ہے پر خدا کی مہربانیوں اور رحمتوں کا ایک پر سایہ اور پرتو رہتا ہے ۔ جس کو انسان جانتا ہے ۔ پر اس کے گناہ اس کو نہ بار رہے ہیں ۔ اس لئے وہ خدا سے روگردانی کرتا ہے ۔

بجواب کسر صلیب نمبر ۱

رد دلیل دوئم

قولہ ۔ کسی چیز کا کسی چیز سے ہونا تین طرح پر ہو سکتا ہے ۔ اول خالق سے مخلوق کا ہونا یعنے خالق نے اپنی کامل قدرت اور پوری طاقت سے ایک چیز کو عدم سے پیدا کر دیا ۔ دوم ۔ ایک چیز کے دو یا کئی ٹکڑے ہو جاویں تو ہم کہہ دیں کہ یہ ٹکڑے فلاں چیز سے ہوئے ۔ سوم کیمیاوی طور پر دو چیزوں کے میل سے ایک تیسری چیز پیدا ہو جاوے ۔ اب ہم قانون قدرت پر نظر ڈالتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ بیٹے کا باپ سے ہونا یوں ہو سکتا ہے ۔ کہ وہ نر و مادہ باہم ملیں اور جنین بنیں ۔ سو اس قانون قدرت کو پیش کرتا ہوا قرآن مجید مسیح کے ابن اللہ ہونے کا رد کرتا ہے ۔ چنانچہ فرماتا ہے ۔ اَنّٰی یَکُوْنُ لَهٗ وَلَدٌ وَّلَمْ تَكُنْ لَّهٗ صَاحِبَةٌ ۔ یعنے اے عیسائیو! اگر مسیح جس کو تم بیٹا کہتے ہو مخلوق الٰہی ہے تو کوئی مقام بحث نہیں ۔ ہمیں اس سے کلی اتفاق ہے ۔ اور اگر کہا جاوے کہ وہ خدا کا جز ہے تو تم اس کو تسلیم نہیں کرتے اب رہی تیسری بات کہ خدا کی کوئی بیوی ہو اور وہ دونوں ملیں تب ایک تیسرا وجود یعنے مسیح ظہور پذیر ہو ۔ لیکن اس کا بھی تم انکار کرتے ہو ۔ اور خدا کی کوئی صاحبہ نہیں مانتے ہو سو تم نہ تو مسیح کو خدا کی مخلوق مانتے ہو نہ اُس کا ٹکڑا اور نہ اُس کو دو چیزوں کا نتیجہ تو پھر اور کون سا ذریعہ ہے ۔ جس سے مسیح ابن اللہ سمجھا جاوے ۔

اقول ۔ اس میں قرآن نے غلطی کھائی اور غیر مسیحی سب غلطی کھاتے ہیں ۔ جس طرح سے الٰہی باتیں اعلےٰ اور افضل اور انسانی عقل وفہم سے بلند ہیں اُن کا سمجھنا بالمقابل انسانی نختۂ خیال کے جسمانی طرز اور عمل پر ہرگز نہیں ہو سکتا ۔ کیونکہ وہ ذات لاثانی اور بے نظیر ہے ۔ اگر خدا کا وجود مثل انسان کے ہوتا تو یہ باتیں جن کی طرف آپ کا خیال جاتا ہے ضرور وقوع میں آتیں لیکن وہ ذات ایسی پر از حکمت اور اسرار ہے کہ جو اس قسم کی باتیں اس کی طرف منسوب کرتا ہے وہ اس کی واجب الوجود ہستی کو ایک طرح سے انکار کرتا اور ذلیل کرتا ہے ۔ مگر جس طرح سے اس کی الٰہی ذات ہے جس کا علم محدود انسان کو حاصل ہونا ناممکنات سے ہے وہ اگر اس کو الہام الٰہی سے کچھ قدرے منکشف کر دے تو اس کے ماننے میں کوئی قباحت لازم نہیں آ سکتی اور اس طرح ہم مسیحی اس الٰہی ذات کو الہامی کتابوں کی تعلیم کے ذریعہ باپ بیٹا اور روح القدس مانتے ہیں مگر ایسے جیسے اور توڑے جس طرح سے کہ آپ انسانی عقل وفکر سے جسمانی تعلقات سمجھ رہے ہیں جو خدا پر آ کر نہیں ہو سکتے ۔ اور یہی غلطی کی بنیاد ہے جس کو نہ قرآن سمجھا اور نہ آپ سمجھ سکتے ہیں ۔ کیونکہ یہ روحانی باتیں روحانی طور پر سمجھی جاتی ہیں ۔ اور آپ کے خیالات جسمانی ہیں ۔

خداوند یسوع مسیح کی فہمید کے متعلق

دو بڑے پردے

خدائے قادر نے جو اس دنیا کا خالق اور مالک ہے اس دنیا کو اپنی قدرت کاملہ اور حکمت بالغہ سے نیست سے صفحہ ہستی پر جلوہ گر کر رکھا تھا جس کا مفصل ذکر کتاب مقدس توریت کی پہلی کتاب میں بے کم وکاست مندرج ہے ۔ اور آدم کی برگشتگی کے وقت ایک قیمتی وعدہ دیکر گمراہ بنی آدم کو نجات کی از سر نو اُمید دلائی تھی اور اُس کے بعد آدمزاد کی بڑھتی ہوئی شرارت اور گناہ کو واضح اور ظاہر کرنے کے لئے اپنی شریعت بھی علانیہ طور پر کوہ سینا پر سے دیکر اپنے احکام کے دینے سے اپنی حکومت اور انصاف کا خوف بنی آدم پر صاف طور سے آشکارا کیا تھا اور وہیں اثنا متواتر اپنے نبی بھیجے جو علاوہ احکام الٰہی سنانے کے ایک نجات دہندہ کی خوشخبری دیتے رہے اور اس کا ذکر مختلف علامتوں اور کنایوں سے ہوتا رہا اور آخرکار وقت مقررہ پر جبکہ اس کے آنے کی بموجب پیشنگوئیوں کے سب گرم انتظاری تھی ۔ وہ

اس دنیا میں مجسم ہوا اور شکل انسانی میں بطن مریم سے پیدا ہوا پرورش پاکر انسانی طریق سے بڑھا اور سن بلوغت کو پہونچکر وہ بڑا کام جس کے لئے وہ مبعوث ہوا تھا یعنے کفارہ دیکر نجات کا بڑا کام پورا کیا۔

پہلا پردہ یہودیوں پر

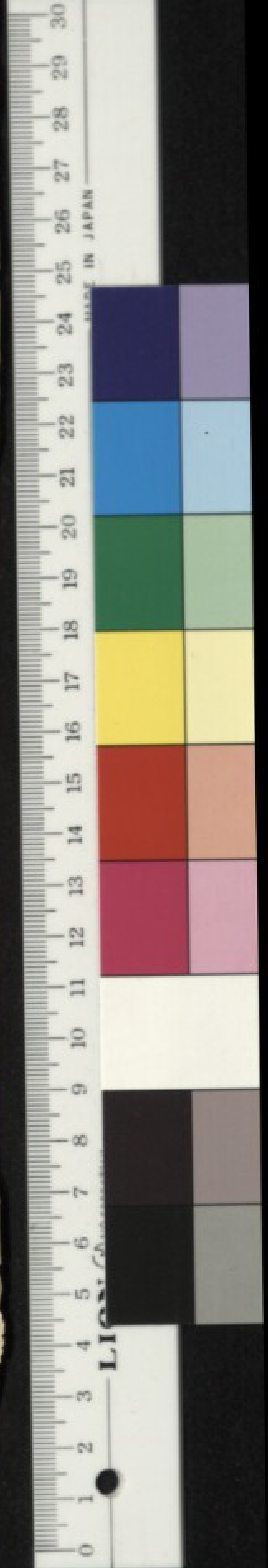
اگرچہ خداوند یسوع مسیح قوم یہود میں ظاہر ہوا اور ان کے بیچ میں اس نے اپنی ۳۳ ½ برس کی زندگی بڑی عجیب طور سے صرف کی اور اپنی تعلیم و تلقین اور عجیب وغریب معجزات سے ان کو حیران کر رکھا۔ مگر اُن کے علما نے اس کو رد کیا اور باوجود اس کی باتوں کے قایل ہونے اور اس سے بسا اوقات لاجواب ہونے کے وہ اس کی طرف رجوع نہ ہوئے اور صرف ۱۲ حواری اور کئی طبقے کے لوگوں میں سے اس پر ایمان لائے اور باقی تمام یہودیوں پر ایک پردہ پڑا رہا اور وہ پردہ اُن کی اپنی غلط فہمی سے یہ تھا کہ وہ مسیحا کی دنیا میں آنے کی غرض نہ سمجھے انہوں نے خیال کیا کہ مسیحا کی غرض روحانی کے بجائے یہ ہوگی کہ وہ آکر ان کی قوم کو رومیوں کی تابعداری سے چھڑا کر آزاد کریگا اور ان پر سلطنت کرے گا اور ان کی بادشاہت کو بحال کریگا۔ اور یہ اُن کی غلط فہمی تھی جس کی وجہ سے اُن پر ایک بڑا پردہ پڑا رہا اور وہ سچائی کے پیرو نہ ہو سکے۔ اور روحانی نعمتوں کے شاہزادے کو انہوں نے رد کیا۔ کیونکہ اُن کے خیالات جسمانی تھے چنانچہ آج تک یہ پردہ ان پر پڑا رہتا ہے۔ حالانکہ جو کچھ وقوع میں آیا وہ سب نوشتوں کے عین مطابق تھا۔ لیکن وہ نہ سمجھے مگر اب بہت سے یہودی اپنی غلطی کے قائل ہو کر مسیحی ہوتے جاتے ہیں۔

دوسرا پردہ اہل اسلام پر

اہل اسلام جو ہمارے خداوند یسوع مسیح کی شان کو سب نبیوں سے بڑھ چڑھکر مانتے ہیں اور اس کو معصوم اور اولوالعزم پیغمبر سمجھتے ہیں۔ پر در حقیقت وہ الٰہی کتابوں کا مطلب اور منشا نہ سمجھکر خداوند یسوع مسیح کی پوری حقیقت تک نہیں پہونچتے اور غلط تعلیم کے سبب سے ایسے دور جا پڑے ہیں کہ وہ خداوند یسوع مسیح کے سخت دشمن بن رہے ہیں اور موجودہ صورت میں اگر کوئی سب سے بڑا مخالف دین عیسوی کا ہے تو وہ ایک مسلمان ہے۔ اس کی خاص وجہ یہودیوں کی طرح ایک پردہ ہے۔ جو اہل اسلام پر پڑ گیا ہے جس کا اصل سبب قرآن کی غلط تعلیم ہے۔ جو بائیبل مقدس کے بالمقابل ان آسمانی کتابوں کے جھٹلانے پر زور دیتی ہے۔ ورنہ اگر یہ غلط فہمی نہ ہوتی تو اتنی ضد اور دشمنی ان دو فرقوں میں نہ ہوتی پر جس طرح سے آج کے دن تک قوم یہود پر پردہ پڑا ہوا ہے۔ اس طرح سے تمام اہل اسلام پر پردہ پڑا ہوا ہے اور خداوند یسوع مسیح کے آسمان سے دوبارہ نازل ہونے پر یہ دونوں قوموں کے پردے اٹھ جاویں گے۔ اور اُن کی غلطیاں اظہر من الشمس ہو جاویں گی۔ اور تمام شک وشبہے دور ہو جاوینگے کیونکہ خداوند یسوع مسیح کا جلالی نزول ان دونوں کو شرمندہ کرکے اُن کی غلطیوں کو عملی طور سے رفع کرے گا۔

ریویو

اصلی ستیارتھ پرکاش۔ اس نام کی کتاب مسٹر دھرمپال بی۔ اے کی زبردست اور دلیری کی سیرشٹ سے بموجب قدیم ستیارتھ پرکاش مطبوعہ ۱۸۷۵ء کے طبع ثانی ہے اگرچہ یہ پُرانا نسخہ بہت لوگوں کے پاس موجود ہوگا مگر اس دور کے بعد جو ایڈیشنز اب تک آریہ سماج کی طرف سے شایع ہوئے ہیں اور ملک میں رایج ہیں ان میں بہت کچھ رد وبدل اور کمی بیشی کی گئی تھی اور آریہ سماج نے اپنی طرز اور طریق کے مطابق بہت کچھ اضافہ ان جعلی نسخوں میں کر لیا تھا۔ اور مروجہ ستیارتھ پرکاش قدیم ستیارتھ پرکاش کے مقابلے میں ایک جعلی کتاب بن گئی تھی جو سوامی صاحب کے اصلی ایڈیشن کے نام سے مشتہر کیجاتی تھی۔ اس چالاکی اور حکمت کو بخشت ازبام کرنے کی جرات اور دلیری آریہ سماج کے کس ممبر میں کہاں تھی؟ پر بموجب مشہور مثل گھر کا بھیدی لنکا ڈہائے کے یہ کام مسٹر دھرمپال صاحب نے جو قریب ۱۰ سال سے آریہ سماج کے بڑے مشہور پرچارک رہے اور آجکل اُنہوں نے اُسمیں سچائی اور حقیقت کی کمی دیکھکر اس کی حقیقت اور اصلیت کے کھولنے کی مشکل پر خطرناک پوزیشن اختیار کر رکھی ہو اور اس کے رد کرنے اور اس کی فاش غلطیوں کو دکھلانے کے لئے اپنی جیب سے بصرف زر کثیر نہایت عجیب وغریب رسالے اپنے مشہور اخبار اندر میں نکالکر ایک زبردست گولا باری سے دیانند صاحب کے بنائے ہوئے قلعے کو اپنی عقل اور دانشمندی سے مسمار کرنے کی سخت کوشش کرنے میں ساعی ہیں اور حالانکہ آریہ سماجیوں نے اُن کی کتابوں اور اخبار کو بائیکاٹ کر دیا ہے اس پر بھی صاحب موصوف اپنے خرچ سے کتابیں شایع کرکے پبلک پر روشن کر رہے ہیں کہ اس مذہب میں سچائی کہاں تک ہے۔ ذیل کے رسالے اسوقت تک مختلف مضامین پر آپ کی زبردست قلم سے نکل چکے ہیں۔ وید اور سوامی دیانند و تناسخ چکر اور سوامی دیانند۔ ۷ سوامی دیانند کے یجروید بھاشیہ کا اردو ترجمہ فتوح البرہان ۸ ر خالصہ دھرم اور گورو گوبند سنگھ ۹ ر نیوگ اور سوامی دیانند ۸ ر اور ابھی اور زیر اشاعت ہیں۔ یہ گولہ باری سچ پوچھو تو آریوں کے لئے خوفناک ہو جو اُنکے مقابلہ میں بالکل خاموش بیٹھے ہوئے ہیں پر کب تک وہ خاموش رہ سکتے ہیں پبلک پر جو اثر ہوا ہے۔ وہ ضرور اس سماج کی ترقی کو روکنے کا باعث ہوگا۔ اور اگر اُنکا کافی وشافی جواب نہ دیا گیا تو سماج کی بہت ہانی ہوگی۔ مسٹر دھرمپال نے ایک اشتہار میں اس کتاب کے متعلق ذیل کی عبارت شایع کی ہے کہ "یہ وہ کتاب ہے جسکو دیانند جی نے خود گم کر چھوڑا تھا جس کی ایک کاپی ... اور یہ پربھی ملنی مشکل تھی۔ اس کتاب میں سوامی دیانند نے گوشت خوری، شراب، گائے بیل کی قربانی، مسلمانوں اور عیسائیوں کے ساتھ کھانے پینے اور سرکار گورنمنٹ کے لئے وفادار رہنے کے حق میں جو دلائل دی ہیں وہ قابل دید ہیں" اس ستیارتھ پرکاش کے آخری صفحے پر مسٹر دھرمپال نے آریوں کو صلاح دی ہے کہ وہ مروجہ نقلی ستیارتھ پرکاش کو جو سوامی دیانند کے مرنے کے بعد شایع کیا گیا ہے۔ ایک جگہ ڈھیر کر کے جلا دیں اور اصلی ستیارتھ پرکاش مطبوعہ بنارس ۱۸۷۵ء کے سامنے جو کہ سوامی دیانند کی عین حیات میں مروج تھا اور جسکا انگریزی ایڈیشن میں انکے سامنے پیش کرتا ہوں سر تسلیم خم کریں" اس



اقتباس

مسیحیوں کی موت کے وقت کی گواہی

(۱) گناہ تلخ ہے میں خدا کو مبارکباد دیتا ہوں کہ مجھ کو باطن میں وہ سنبھالتا ہے۔ ایم ۔ ہنری ۔

(۲) مجھے نجات کی اُمید اس لئے نہیں کہ میں ایک مفید خادم ہوں۔ بلکہ اس لئے کہ میں بخشا ہوا گنہگار ہوں ۔ جان ہوور

(۳) ہمارا خدا وہ خدا ہے جس کی طرف سے نجات ملتی ہے ۔ خداوند وہ خدا ہے جسکے وسیلے سے ہم موت سے بچتے ہیں۔ مارٹین لوتھر۔

(۴) مسیح میں رہو۔ مسیح میں رہو اور تب جسم کو موت سے خوف نہ ہوگا۔ ناکس۔

(۵) اے خدا تو مجھے دکھ دیتا ہے لیکن میں نہیں گھبراتا کیونکہ یہ تیرے ہاتھ سے آتا ہے۔ گلوین

(۶) سب سے بہتر بات یہ ہے کہ خدا ہمارے ساتھ ہے۔ آخری سلام آخری سلام ہے وسلی۔

(۷) میں تیری تکمیل پر تجھ سے مطمئن ہوں۔ تسلی پذیر ہوں تسلی پذیر ہوں ۔ سی ۔ وسیلی

(۸) مسیح پر ایمان رکھنا سلامتی کا باعث ہے ۔ بیلرامیں۔

(۹) مجھ کو جسم کی تکلیف ہے۔ لیکن میں امن میں ہوں۔ سلامتی میں ہوں۔ بیکسٹر۔

(۱۰) خدا مبارک ہو اگرچہ اب میں اپنی جگہ پر رہونگا۔ لیکن میری صحبت ویسے ہی رہیگی۔ زندہ رہتے ہوئے میں خدا کے ساتھ چلا ہوں۔ اور اب میں اسکے پاس آرام کرونگا۔

ڈاکٹر پریسٹن

ایک وعدہ ارسی خاندان چہرے کے پیمانے پر زمانہ میلینیم ہے

لانگ فیلو

مفید کہانی

مہربانی کا معاوضہ

چند سال ہوئے اضلاع متحدہ امریکہ کے ایک شہر انڈیانا میں ایک غریب لڑکی نے ایک مسافر کو جو بظاہر بہت ہی خستہ اور پریشان حالت میں تھا اور بھوک سے بیقرار تھا کھانا کھلایا اور یہ شخص اس لڑکی کا بہت مشکور رہا۔ ابھی کچھ عرصہ گذرا کہ اس شخص نے آٹھ ہزار پونڈ اپنی وصیت کے ذریعہ اس لڑکی کے لئے چھوڑے ہیں کیا ہم اس فعل سے یہ نتیجہ نہیں نکال سکتے۔ کہ نیکی کا کام خواہ وہ کتنا ہی چھوٹا اور حقیر کیوں نہ ہو حقیقت میں وقعت رکھتا ہے۔ اور انسان کے دل میں گھر کر جاتا ہے۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ ہر ایک نیک کام کا عوض چاہنا سخت غلطی ہے لیکن اس میں بھی مطلق شک نہیں کہ ہر ایک نیک کام اپنا نتیجہ پیدا کرتا ہے۔ خواہ وہ کسی شکل میں کیوں نہ ہو۔ اس لئے اے انسان تو نیک کاموں کے نتایج کے لئے بے صبر نہ ہو بلکہ **نیکی کر اور دریا میں ڈال** کا مسئلہ یاد رکھو خواہ ساری دنیا تیرے نیک افعال کو لاپرواہی سے دیکھے لیکن پرماتما کی نظروں میں تیری عزت روز بروز بڑھتی جاتی ہے۔ اس لئے لگاتار نیکی کرتا رہ۔ تجھے اجر ضرور ملیگا جب دنیاوی لحاظ سے نیکی ضائع نہیں جاتی تو بھلا یہ کب ممکن ہے۔ کہ تو پرماتما کی مرضی سمجھکر نیک کام کرے۔ اور وہ ضایع ہو جائیں۔ بس خوشی کے ساتھ برابر نیک کام کئے جا پرماتما تجھے ضرور ان کا اجر دے گا۔ ب ۔ پ

جرمنی کا ایک بڑا جنگی جہاز جس میں ہر قسم کی نئی ایجاد وغیرہ تھیں فرانس کی سرحد پر اترا جہاں فرانس کے سپاہیوں نے انکو پکڑ لیا اور اپنے افسر کے سپرد کر دیا۔

پھولوں کی کیاری

دنیا کی عدالتیں

پر میں نے سورج کے نیچے عدالت کا مکان دیکھا وہاں شرارت تھی اور صداقت کا مکان وہاں بھی بدکاری تھی تب میں نے اپنے دل میں کہا کہ خدا راستبازوں اور شریروں کی عدالت کرے گا۔ کیونکہ ہر ایک مہم کے لئے اور ہر ایک کام کے لئے ایک وقت ہے ۔ میں نے اپنے دل میں بنی آدم کے حال کی بابت کہا۔ کاشکہ خدا اُن پر آشکارہ کرے اور وے آپ کو کہ حیوان کی مانند ہیں پہچانیں۔

واعظ ۳: ۱۶-۱۹

کہاوتیں

تخم تاثیر صحبت کا اثر

آج مرے کل دوسرا دن

ننگا کھڑا اوجاڑ میں ہے کوئی کپڑا لے

سر جبا منہ اُجاڑ

اتنی عقل بھی اجیرن ہوئی۔

آگ کا جلا آگ ہی سے اچھا ہوتا ہے۔

مُنگا آٹا ۔ سے کا احسان

بن بلائی احمق نے روڑی سا ہانک

اخلاص سے اخلاص پیدا ہوتا ہے

پردیسی کا دل آدھا ہوتا ہے۔

او ہیلا نہ دے ادھیلی دے۔

آرمینیں کی روحانی حالت

The Spiritual condition of the Arminians By Rev: Robert Chambers Bardizag.

گذشتہ سے پیوستہ

آرمنیا نے مسیحی دین کو رسولوں سے پایا ہے۔ اور دین عیسوی کو اپنا قومی دین بنا لیا ہے۔ جو تیسری صدی سے ویسا ہی چلا آتا ہے اور چوتھی صدی میں خدا نے اُن کی اپنی زبان میں کلام کو ترجمہ کروا دیا۔ اور آٹھویں صدی میں ایک عجیب تازگی پیدا ہوئی اور نویں صدی میں ملکہ تھیوڈورا کی موت کے وقت ایک لاکھ فادران دین شہید کئے گئے۔ اور اس نے کلام جنوبی اور شرقی یورپ میں پہونچایا۔ اور لوتھر کے دنوں سے صدیوں پیشتر مسیحی دین کی تعلیم کو اشاعت دی اور اُس عجیب رسولی کلیسیا کا بقایا اب تک موجود ہے۔ بقول رسول کے ستائے جاتے ہیں پر چھوڑے نہیں گئے۔ نکالے جاتے ہیں پر ہلاک نہیں ہوئے۔ اب تک امریکن مشن کی بورڈ کے ماتحت کلام کے گواہ اور انجیل کی طاقت کے ساتھ عقل اور اخلاق میں جتھے جاتے ہیں۔ جو اپنی روشنی دوسرے ملکوں تک پہونچانے کا وسیلہ ہونگے۔

لیکن یہاں پر تکلیفات اور مصیبتیں ایسی جیسی کہ سولہ سو برس گذرے اس وقت تھیں۔

میں اس بات کو مثال سے پیش کرتا ہوں۔

اینڈروم کے لڑکیوں کے بورڈنگ ہائی اسکول میں پہلی بورڈر لڑکی لیاہ نام تھی۔ جو اپنے تندرست چہرے نیلی آنکھوں اور عمدہ چال چلن سے اپنی ساتھیوں میں مشہور ہو گئی تھی بشری ہیرالڈ کے گذشتہ نمبروں میں اُس کا اور اُس کی بہن اور اُس کے دیندار باپ کا اور اُن کے گاؤں کا جو دریائے فرات کے دہانے پر واقع ہے۔ ذکر آ چکا ہے۔ ان دونوں لڑکیوں پر ہماری اُمیدیں لگی ہوئی ہیں کہ وہ عورتوں کی تعلیم کے کام میں اس ملک میں بہت امداد دینگی۔ اور یہ دونوں وقت پر لڑکیوں کے ایک دیہاتی مدرسے کی اُستانی مقرر ہوئیں۔ جہاں اُنہوں نے اپنا تمام کام بڑی دلیری کے درمیان عمدہ طور سے انجام دیا۔ اس کے بعد ہم نے ہارپوٹ کالج سے ایک جوان آدمی کو ایک عمدہ کام کے لئے اس جگہ کے نزدیک بلایا جہاں لیاہ کام کر رہی تھی۔ وہ شخص بہت ہوشیار اور سرگرم پرجوش اور با حوصلہ تھا جس کو شاعرانہ جیسی شوق تھا اس گاؤں کے نمبردار نے جو ایک سخت آدمی تھا اس نوجوان کی دینی سرگرمی جو سب کے لئے تھی ناپسند کی اور ارادہ کیا کہ اس دینی خدمت کو بند کرے۔ اور مناروں کو وہاں سے نکال دے تاکہ اس ارادے سے کہ وہ ہمکا کر اس کام کو بند کرے وہ ایک شام کے وقت ایک دعا کی مجلس میں گیا۔ اور اُس میں خلل انداز ہونے لگا لیکن روحانی گفتگو اور دعاؤں سے وہ فریفتہ ہو گیا۔ وہ خاموش بیٹھ گیا اور عبادت کے ختم ہونے پر واعظ کا ہاتھ پکڑ لیا اور آنسو بہا کر اقرار کیا کہ وہ اُن کا دوست ہے اور وہ اُن کی حمایت کریگا اور وہ مرتے دم تک اس بات پر قائم رہا۔ اس اثنا میں لیاہ اور اس نوجوان کی شادی کی تجویز ہو گئی۔

اور کچھ وقت کے بعد اُن کی شادی ہو گئی اور ان کے ذریعہ سے کام مردوں اور عورتوں میں بخوبی ہونے لگا۔ ایک چھوٹا سا گرجا بنایا گیا جس کے ساتھ دو تین کمرے ان کے رہنے کے لئے بنائے گئے مجھے ایک اتوار کی عمدہ یادگار ہے جو میں نے اُن کے ساتھ کاٹا تھا۔ دن بھر میں تین عبادتیں ہوئیں اور کئی گھنٹے دوپہر کے بعد گانے میں صرف ہوئے تھے۔ ایک گیت جو ہم نے اُس نوجوان عورت کے کہنے سے بار بار گایا یہ تھا۔

Oh could I speak the matchless worth,
Oh could I show the glories forth,
That in my Saviour shine

لیاہ نے کئی دفعہ گانے کے وقت کہا کہ "یہ حالت آسمان کے موافق ہے"۔ میں نے اُس دن اُن کے پلوٹھے بچے کو بپتسمہ دیا۔ اور وہ نہایت خوش تھے۔ اس دیہات کے لوگ بھی اُن کے ساتھ اس موقعہ پر بہت خوش تھے۔ کیونکہ خدا نے اُن کو بیٹا بخشا تھا۔ کبھی وقت مصیبت کا وقت آ گیا۔ پہاڑی قوم کرد۔ زیادہ دلیر ہو گئے۔ سلطان کے حکم سے ہیڈیک فوج بھرتی کی گئی۔ اور وہ ایسا ظلم کرنے لگی کہ جس کے آوازے آسمان تک پہونچ گئے۔ اور

انقلاب کی تحریک

پیدا ہوئی اور جوان لوگوں نے کہا کہ "ہم مر جائینگے ورنہ اپنی اور اپنے لوگوں کی آزادگی حاصل کرینگے"۔ وہ نوجوان مناد ان انقلاب پسند جماعتوں میں شامل ہو گیا اور قتل ہوا کیونکہ انقلاب پسند لوگوں میں روس کے انارکسٹ لوگ تھے۔ جن کا یہ کام تھا کہ آرمینیا کو روس کا ملک بنا دیں۔ اس سے پیشتر لیاہ یونائیٹیڈ سٹیٹس کو بھیجی گئی تھی۔ اور جب وہ نیویارک شہر کے ہسپتال میں تھی اُس کو اُس کے شوہر کے قتل ہونے کی خبر پہونچی۔ اگرچہ یہ خبر اُس کو رفتہ رفتہ دی گئی مگر یہ صدمہ اُس کو بڑا شاق گذرا۔ اُس کا جگر پھٹ گیا اور وہ ایک پاگل خانہ میں جا بحق ہو گئی۔

کچھ سالوں کے بعد جبکہ میں رخصت پر اپنے ملک کو گیا میں نیویارک میں رگ اسٹیبلشمنٹ

Rug Establishment

میں گیا جو ایک آرمینین صاحب نے جاری کیا ہوا تھا اور وہاں پر میں نے لیاہ کے اکلوتے بیٹے کا ہاتھ پکڑا جس کو میں نے ایک اتوار کو بہت برس گذرے کہ بپتسمہ دیا تھا تب میرا دل یوسف کی طرح بھر آیا۔ جبکہ اُس نے اپنے بھائی بنیامین کو دیکھا تھا اور وہ پرانی باتیں میرے یاد آئیں۔

گدینی نام ایک دوسری لڑکی تھی جو ہمارے پاس رہی وہ ایک خوبصورت لڑکی بلیک سی کوسٹ کی رہنے والی اور نیک مزاج اور دینی خصلت تھی جس کی بعد ازاں اینڈروم کے ہیڈ ماسٹر صاحب کے ساتھ شادی ہوئی۔ جو اعلیٰ لیاقتوں اور خوبیوں کا آدمی تھا۔ وہ غریب لڑکی تھی۔ اُس کے منگیتر نے اُس کو قسطنطنیہ کے نزدیک ایک بورڈنگ اسکول میں بھیج دیا اور جب وہاں تعلیم پا رہی تھی وہ ہیڈ ماسٹر صاحب بغاوت کے الزام کے سبب سے قید خانہ میں ڈالا گیا۔ اُس نے اُس کو اسکول چھوڑنا پڑا اور ہم نے اُس کو ایک دیہاتی مدرسے کے درپہ ملازم رکھ دیا۔ تمام اس

بیک چلن لڑکی کی کہانی اور حال سے واقف تھے اور اُسے پیار کرتے تھے

اس کے بعد اس کے منگیتر پر موت کا فتوےٰ لگایا گیا - اور یہ خبر اُس کو پہونچی - جب اُس نے یہ سنا اُس نے اپنا چہرہ اپنے ہاتھ سے چھپا لیا اور کہا اگر فلک نے یہ ٹھہرا دیا تھا کہ افسوس و غم ہمارا حصہ ہو یہ خدا کی مرضی ہے - اور وہ خاموشی کے ساتھ اپنا کام کرتی رہی اور اپنے کام میں بہت ہوشیار تھی - لیکن خدا کی مہربانی سے امریکہ کے پادریوں اور ایلچی صاحب کی کوششوں سے وہ عشاق قید خانہ سے آزاد کیا گیا - لیکن وہ تمام سول حقوق سے محروم کیا گیا - تب ہم نے مدد لینا کو قسطنطنیہ بھیجا جہاں پر ان دونوں کی شادی ہو گئی - اور کئی بال بچے اُن سے پیدا ہوئے - اس لائق اُستاد نے کئی کتابیں بھی تصنیف کیں اور کتب نویسی میں بہت مدد دیتا رہا - لیکن کئی سال ہوئے کہ اس ملک میں قتل عام ہوا اور وہ اس ملک میں آنے کو مجبور ہوا اور بعد خانہ ان کے یہاں آگیا اور بہت سے انقلاب اور مصیبتوں کے بعد وہ اب کیلی فورنیا میں آگئے ہیں - جہاں پر اب وہ نارنگی کے پھلوں کے درخت لگاتا ہے - اور آرمینین ویکلی نامے اخبار کا ایڈیٹر بھی ہے - اب تک اُس کی زندگی کی کیفیت اور اُس کی تحریر کی عمدہ نصیحتیں ترکی کے بہت لوگوں کو جو اس سے واقف ہیں فائدہ بخشتی ہیں -

مگر شروع زمانوں سے تا ہنوز پہلے شہیدوں سے لیکر اب تک بہت سے شہید اس ملک میں ہوتے رہتے ہیں - لیکن ان دین دار لوگوں نے اُس وقت سے لیکر آج تک نہ اپنا مسیحی نام چھوڑا ہے اور نہ خدا اور نہ مسیح سے کہ وہ عدل سے منحرف ہوئے ہیں - وہ کبھی بے دل نہیں ہوتے اُن کے ایمان کی روشنی کبھی جاتی نہیں رہتی - اور اب خدا کی طرف سے خدا کا فرشتہ مشنری کام کے وسیلے سے اُن کے زندان خانوں میں داخل ہوا ہے اور اُن کو منور کر رہا ہے - نہ صرف کہیں کہیں چھوٹے چھوٹے مدارس کے مجمع کے مقرر کرنے سے لیکن عام تحریک سے جو اُن مسیحیوں میں موجزن ہو اور قدیم کلیسیا اپنے پاؤں پر کھڑی ہو رہی ہو اور جہالت اور وہم کی زنجیریں لوگوں کے بدنوں سے گر رہی ہیں اور روشنی کے دروازے کھل رہے ہیں اور آدمی اور عورتیں یہ محسوس کر رہی ہیں

کہ خدا نے اپنا فرشتہ ہم کو چھڑانے کیلئے بھیجا ہے۔ باقی دار د

مراسلات

تو زنا نہ کرنا

گذشتہ سے پیوستہ

بیت لحم میں ہیرودیس کے ہاتھ سے چھوٹے چھوٹے لڑکے قتل کروائے - (متی ۲ باب ۱۶ آیت)

خلاف فطرت شہوت پرستی کرا کے شیطان بچے پیدا ہی نہیں ہونے دیتا - صدوم اور عمورہ کے لوگوں سے لونڈے بازی کرا کے ان کو آگ میں جلوایا (پیدائش ۱۹ باب ۴ ۲ و ۲۵ آیت)

جس طرح ہابیل کا خون زمین سے خدا کے حضور جا پکارا تھا اسی طرح اُن کا نطفہ آسمان کے خدا کے حضور جا کر روتا ہے

اس گلشن ہستی میں نہ پھولے نہ پھلے ہم -

جوں سبزۂ روندے اُگتے ہی پیر تلے ہم

اور خدا نے ان کو ہلاک کیا (پیدائش باب ۳۸ آیت ۹ و ۱۰)

شیطان نے سیت کے بیٹوں اور پوتوں کو یہ یاد رکھنے دیا کہ خدا نے انسان کو اپنے جلال کے لئے پیدا کیا ہے (یسعیاہ ۴۳ باب ۷ آیت) بلکہ اُن کو یہ سمجھایا کہ تمہاری زندگی کا مقصد عیاشی کی لذت ہے - ملعون قائن کی اولاد میں سے جو عورت جس کو پسند آوے اُس کے ساتھ عیش اُڑا دے - (پیدائش ۶ باب ۲ آیت) یہ نسل ساری کی ساری نوح کے طوفان میں غرق ہوئی -

اب بھی شیطان لوگوں سے زنڈی بازی کرا رہا ہے اور اسقاط حمل کرا کر بہت بچے مار رہا ہے -

زنا کار کو کہ یاد رکھا کر جاتے ہیں جن کو آتشک کے بد نتائج دیکھنے میں آتے ہیں - یا پولیس اور مجسٹریٹ صاحبان جنکو جرائم زنا کے جھگڑے اور شرارت کے ساتھ ہر روز معاملہ پڑتا ہے یا وہ پادری صاحبان جانتے ہیں جنکو غیرت اور حسد کے فساد اور خونریزیاں

اور قہر الٰہی کا حال معلوم ہے -

اے انسان خدا نے پشت در پشت تیری پرورش اور حفاظت کرکے تجھ کو اس روشنی کے زمانہ تک پہونچایا ہے - اور تو ایمان لایا ہے کہ خدا ایک ہے اور کہ تیرے منجی بیٹے نے صلیب پر اپنا خون بہا کر تجھے دوزخ سے چھڑایا ہے اور تو دن رات اپنی زبان سے دُعا مانگا کرتا ہے - اے ہمارے باپ تو جو آسمان پر ہے تیرے نام کی تقدیس ہو تیری بادشاہت آوے - تیری مرضی جیسی کہ آسمان پر ہے زمین پر بھی بر آوے - ہماری روز کی روٹی آج ہمیں دے اور جس طرح سے ہم اپنے دشمنوں کو معاف کرتے ہیں تو بھی ہمارے قرضن معاف کر اور ہمیں امتحان میں نہ ڈال بلکہ بُرائی سے بچا - کیونکہ بادشاہت قدرت اور جلال ہمیشہ تیرا ہی ہے - آمین - اور قدوس یہوواہ کو یہ شاندار الفاظ تیرے ہی تاپاک گندہ ہیں - (خروج ۲۸ باب ۶ ۳ آیت)

اب چوری کرنا - خون کرنا اور جھوٹھ بولنا تو تو اپنی عزت کے شان کے برخلاف جانتا ہے - مگر جب خالق نے تیرے اندر نطفہ رکھا کہ اُس سے روح القدس کی ہیکل بنے اور تیرا اور خدا کا خاندان قائم رہے - تب تو نے اپنے آسمانی باپ کی قدوسیت کا کچھ ادب نہ کیا اور قادر مطلق کے غضب سے نہ ڈرا - بلکہ اے بے حیا تو نے اُس کے اور پاک فرشتوں کے سامنے زنا میں اپنا نطفہ خراب کیا - اور خیال کیا کہ خدا عالم الغیب نہیں - (حزقی ایل ۸ باب ۱۲) اور گڑھے میں جا کر گاڑا جلال باپ اور بیٹے اور روح القدس کا ہو جیسا ابتدا میں تھا اب بھی ہے - اور ہمیشہ تک رہیگا شرم ! شرم !!

اگر ہمارا دل ہمیں الزام دے - خدا تو ہمارے دل سے بڑا ہے اور سب کچھ جانتا ہے - (۱ یوحنا ۳ باب ۲۰ آیت)

پیپل کا درخت بہت بڑا ہوتا ہے - اور اس میں ہر سال ہزاروں پھل لگتے ہیں اور ہر ایک پھل میں چھوٹے چھوٹے بہت بیج ہوتے ہیں اور ہر ایک بیج ایک بڑا پیپل کا درخت پیدا کرتا ہے - پس جو کوئی پیپل کے درخت کے ایک چھوٹے بیج کو تباہ کرے اس نے ایک درخت اور اُس کے ہزاروں لاکھوں

بچوں کو تباہ کیا - اسی طرح جس نے ایک نطفہ کو خراب کیا اُس نے شہوت کے دیو کو خوش کرنے کو اپنے ہی بے شمار ننھے ننھے بچوں کا گوشت کھایا - اور خون پیا - زانی خونی سے بدتر ہے جسم کی بھوک مٹانے کی خاطر یسوع مسیح والا روحانی خاندان کو مٹھیا جو پھر رو رو کر مانگنے سے بھی اس کو نہ ملا (پیدائش ۲۵ باب ۳۲ آیت ۲۷ باب ۳۸ آیت)

اے زانی انگور کے جس خوشے میں شیرہ ہوتا ہے خدا اُس برکت کو خراب کرنے نہیں چاہتا - تو بھی اپنے نطفہ کو خراب نہ کر بلکہ اُس کی حفاظت کر۔　　باقی دارد

جلسہ المنائی

لودیانہ پریسبٹیری کے موقعہ پر سہارنپور تھیولاجیکل سیمنری کے المنائی کا جلسہ

(۱) بمقام لودیانہ بروز بدھ بتاریخ ۱۶ اپریل ۱۹۱۳ء بوقت ۹ بجے رات کے کرسچین بوائز ہائی سکول کے دعا کے کمرے میں سہارنپور تھیولاجیکل سیمنری کے المنائی کا جلسہ دعا کے ساتھ فراہم ہوا۔

(۲) ذیل کے طلبا حاضر تھے۔

نام	گریجوایشن کا سال
پادری پربھو دت	۱۸۸۸
پادری سیوایل جیوا	۱۸۹۰
پادری جیمیری سنگھ	۱۸۹۲
پادری آسانند رائے	۱۸۹۳
پادری بی۔بی رائے۔	۱۸۹۵
پادری گرودت سنگھ	۱۸۹۶
لائسنشیٹ یوسف ولیم۔	۱۹۰۱
لائسنشیٹ سنت لال	۱۹۰۲
لائسنشیٹ رانسر گلشن	۱۹۰۲
لائسنشیٹ ایل آر۔ منہر	۱۹۰۴
لائسنشیٹ ایم سی نیوٹن	۱۹۰۵
پادری البرٹ جارج	۱۹۰۵
لائسنشیٹ برکت مسیح	۱۹۰۶
لائسنشیٹ استیفان	۱۹۰۶
لائسنشیٹ اندریاس	۱۹۰۶
لائسنشیٹ حمیدالدین	۱۹۰۸
لائسنشیٹ بابولال	۱۹۱۱
بابو رابرٹ بروس۔	۱۹۱۲

(۳) بالاتفاق پادری ایچ سی ویلٹی صاحب بہادر ایم۔ اے جلسے کے چیرمین چنے گئے تھے۔ اور آسانند رائے کلرک مقرر ہوئے۔

(۴) چیرمین صاحب نے ۱۵ منٹ تک المنائی ایسوسی ایشن کے اغراض کی نسبت ایک پُرتاثیر تقریر فرمائی - آپ کی بہد روانہ تقریر سے جلسے کے کل حاضرین محظوظ ہوئے - کل المنائی اُبھارے گئے اور از سر نو جوش سے بھر گئے۔

آپ کے بڑے دو اغراض حسب ذیل ہیں۔

اوّل المنائی کے کل طلبا آپس کے میل و ملاقات کو برابر قائم رکھیں - اور ایک دوسرے کے فائدے کا باعث ٹھہریں اس غرض کو آپ نے اپنی مثال سے واضح کیا کہ ہم آٹھ طلبا تھے جب کالج سے ڈپلوما حاصل کیا اور اسبات کو اب ۳۳ برس ہو گئے ہیں لیکن رابطۂ دوستی سرکلر لیٹر سے اب تک قائم ہے۔

(دوسری غرض) کل المنائی پنے کو ایک یونٹ یعنی ایک کلّی سمجھیں اور ان کا ماٹو یا مقولہ

(Esprit-de-corps)

اسپرٹ ڈی کور یعنی جو ہو یعنی ان کے سامنے ایک سی غرض ہو اور اس ایک سی غرض کی تکمیل میں ہمہ تن کوشاں رہیں - ہم اپنی ذمہ داری کو محسوس کریں اور عمل میں لادیں - چیرمین صاحب نے اپنی مثال سے اس غرض کو بھی واضح فرمایا

آپ فرماتے ہیں کہ میں آج آپ کے درمیان موجود نہ ہوتا اگر دوئیت میں ایک دینہ ار صاحب دو تین لفظ مجھے نہ کہتا۔

(۵) پادری بی۔ بی رائے صاحب نے جو فی الحال سہارنپور تھیولاجیکل سیمنری کے پروفیسر ہیں چیرمین کی دوسری غرض کو ہم پر ظاہر کیا۔

(الف) اُنہوں نے فرمایا کہ سب سے پہلے ہم اس انسٹیٹیوشن کے تہ دل سے شکرگزار ہوویں کہ جو کچھ ہم ہیں سو اُن کے طفیل سے ہیں۔

(ب) فرائض کی نسبت آپ نے فرمایا کہ (۱) ہم اپنے اور روحانی بچوں کے دلوں میں بشارت کی خدمت کی　　بابت دلچسپی اور شوق پیدا کریں اور اُنھیں اس خدمت کے لئے طیار کریں۔

(ج) شکرگزاری کے چندے سے ہم اپنے انسٹیٹیوشن کی جو پریسبٹیرین چرچ ان انڈیا کا انسٹیٹیوشن ہے - مالی امداد کریں۔ اُنہوں نے ایک ضرورت کو ہمارے سامنے رکھا اور وہ یہ ہے کہ بمقام آگرہ کرسچین اینڈ ورلڈ کونشن کے موقعہ پر جب سہارنپور تھیولاجیکل کے المنائی کی ایسوسی ایشن بہ سرگروہی جناب پادری ایچ سی ویلٹی صاحب قائم کی گئی تھی - اس ایسوسی ایشن میں ایک یہی بات پیش کی گئی تھی۔

کہ انسٹیٹیوشن مذکور کے ایک طالب علم کے وظیفہ کے بندوبست کے لئے ۳۰۰۰ روپیہ کا اینڈومنٹ فنڈ قائم کیا جاوے - جس کے وسیلے ایک طالب علم کو وظیفہ مل سکے - اس کام کے لئے صرف ۱۵۸ روپیہ خزانہ میں موجود ہیں - باقی روپیہ کے لئے المنائی کا ہر ایک شریک بندوبست کرے۔

چند شرکا نے اُس وقت اپنے اپنے خیالوں سے جلسہ کو رونق دی - اور چند اصحاب نے اسی وقت نقد چندہ خزانچی صاحب کو دیا

دعا اور برکت کے ساتھ جلسہ برخاست ہوا۔

آسانند رائے

عارضی محرر

لودیانہ ۱۹ اپریل ۱۹۱۳ء



دنیا اور ہماری ہستی

عیش و عشرت کے گرویدہ رنگ و راحت میں کچھ ایسے سرشار ہیں کہ انقلاب زمانہ کے حملوں سے بالکل غافل بیٹھے ہوئے ہیں۔ دنیا کے نقش و نگار ان کی نگاہوں میں کچھ ایسے بسے ہوئے ہیں کہ کسی اور شئے پر نظر پڑتی ہی نہیں۔ سمجھتے ہیں کہ ہم ہمیشہ دنیا میں رہینگے اور بہار ہستی کی ہوا کھاینگے۔

اے بوستان دہر پر مرنے والو ذرا جاگو ہوش کی تو آنکھیں کھولو یہ دنیا رہ و بر رفتنی ہے۔ اس کے ناآشنا جھونکوں سے بھاگو۔ اس کی کج ادائی دیکھکر عبرت پکڑو اور خمار غفلت سے بیدار ہو جاؤ۔

اے ضعیفین ملک عدم کہو کتنے روز دن اور بہار زندگی کی ہوا کھاؤ گے کب تک بے خبر نگینے زمانہ بیٹھے رہوگے۔ یاد رہے کہ کوئی دن میں یہ ساری بزم عشرت برہم ہوا چاہتی ہے۔ کوئی دن اور ہے کہ دنیا تم سے آشنا نہ رہیگی۔ چند روز میں یہ ساری خوشیاں و چہل پہل محو ہو جاینگی۔ تم کو کیا خبر کہ کتنے دن اور شہود ہستی ہے۔ تم کیا جانو کہ زمانہ کبتک تمہارے موافق رہیگا۔

یہ دنیا جو بظاہر پیاری اور بھلی معلوم ہوتی ہے کسی کی ہوئی یوں کہئے کہ کسی کے ساتھ اس نے وفا کی بلکہ جہاں تک بہ نظر ڈھائیے آپ جہاں اس کا شائق اور اس کے ہاتھوں خراب و خستہ ہے۔ بڑے بڑے ذیقدر صاحب شان کف حسرت ملتے اور شکوۂ دہر کرتے ہاتھ پسارے چلے گئے۔ بہت سے دنیا پسند جو دنیا کو اپنا گھر سمجھے ہوئے تھے کلیجہ تھام کر رہ گئے جب یک اجل نے سر پر آ پکارا کہ اے ناخلفان دہر آج تمہارا دنیا سے تعلق ٹوٹا۔ یہ زمانہ سوکھے منہ سے روکھا جواب دے رہا ہے کہ بس آجتک ہمارا تمہارا ساتھ تھا۔

کچھ تو اس ناہنجار زمانے سے پوچھو۔ تم جان و دل سے جس پر فدا تھے۔ پھر اتنی بے اعتنائی کیوں ہے۔ کیا یہ دنیا نہیں جانتی کہ تمہارے لاکھوں ارمانوں کا خون اس کے سر ہوگا۔ تو کیا اس کو نہیں معلوم کہ تم نے تو اپنی ہستی نثار کر دی تھی۔ ہائے تمہارے دل میں تو ابھی لاکھوں حسرتیں باقی ہیں۔ تم نے تو ابھی بہت کچھ آج چل کر بہار ہستی کی ہوا کھانی ہے۔ یہ کیا غضب ٹوٹا کہ آج خود دنیا سے جدا ہونا پڑا!

دیکھو وہ تمہاری حیرت ناکی اور ارمان بھری نگاہیں تاڑ رہی ہیں کہ دنیا پر تم صدق دل سے وارفتہ و مفتون ہو دنیا چھوڑنے کو تمہارا جی ہی نہیں چاہتا۔ واقعی یہ تمہاری وفاداری اور جانبازی ہے۔ اس میں شک نہیں کہ تم نے اپنی جاں نثاری میں کوئی کمی نہیں کی۔ تم نے پورا پورا اپنی دوستی کا حق ادا کیا۔ تمہاری تو یہ حالت رہی لیکن سوچو کہ دنیا نے تمہارے ساتھ کیا کیا یہی کہ دنیا سے کھو کر کہیں کا نہ رکھا۔

تم اس پر مٹے جاتے ہو یہ تمہاری پرواہ ہی نہیں کرتی بلکہ صاف جواب دے رہی ہے کہ میں تم سے واقف ہی نہیں کہ تم کون ہو۔ اے یاران عدم دیکھو تم بھولے ہوئے ہو۔ یہ ساری تجلی سی بھول تھی۔ خواب غفلت سے چونک کر آنکھیں کھولو دیکھو کسی نے دنیا میں راحت پائی اس نے کس کے ساتھ وفاداری کی جو تم امید کر سکتے ہو۔ کس نے جی بھر کر زمانہ کی سیر کی۔ کس کے ساتھ زمانہ ہمیشہ موافق بنا رہا!

اے بوستان عیش و طرب آؤ ہم بتائیں کہ ہم اور ہماری ہستی کیا ہے۔ واقعی یہ گلا فقرہ سونے سے لکھنے کے قابل ہے۔ ہماری ہستی محض خواب و خیال ہے۔ دنیا بے ثبات و بے پایاں ہے۔ اس بے وفا زندگی کا کیا اعتبار۔ کیا خبر کہ ہماری زندگی کی دوڑ کب ختم ہونے والی ہے۔ اس ابلق دہر کا کیا اعتبار کہ کب رنگ بدل ڈالے۔ یاد رہے کہ ہماری تباہی سے پہلے سر پر دام کا سہرہ بندھ گیا ہے یعنی جو ہست ہے نیست ضرور ہوگا۔ حباب کی تو کچھ بنا ہی ہے۔ لیکن ہماری ہستی کا کچھ اعتبار ہی نہیں کہ کب دغا دیجائیگی۔ ہماری ہستی کی نمائش چند روزہ ہے۔ گل ہاس کی طرح آنا فانا مرجھا جاتی ہے۔

عالم پندار کی ساری حقیقت معلوم ہو گئی۔ یہ جتنی چیزیں ہیں سب آنے جانے والی ہیں۔ جس جس چیز کا تم کو وہم خودی ہے اس کی بے ثباتی خود زبان غمناک سے کہہ رہی ہے کہ اے ناداں تو اس میں بھولکر بھی جی نہ لگانا۔ اس تماشا گاہ عالم میں انوکھا تماشا ہو رہا ہے یعنی ایک چیز آتی ہے تو دوسری جاتی ہے۔ اب معلوم ہو گیا ہے کہ ہم اور ہماری ہستی کچھ نہیں۔ کوئی دن ہیں۔ فنا ہونے والی ہے۔ اس کے موجودہ زندگی کو غنیمت سمجھ کر وہ کام کرو جس میں خدا خوش ہو کاش ہم سب عبرت پکڑیں کہ ہم اور ہماری ہستی دنیا میں چند روزہ ہے۔ آمین ثم آمین۔

راقم ـــ [illegible] بریلوی از [illegible]

مذہبی جلسے اور مباحثہ

گزشتہ سے پیوستہ

آریوں کو فتح اور احمدیوں کو شکست

مناسب نہیں کہ دوسروں کا حق اور عزت چھینی جائے اس واسطے ہم اس وقت اس کا بھی بیان کرتے ہیں۔ آریوں کے جلسہ میں احمدیوں نے اعتراض کیا تھا کہ ستیارتھ پرکاش میں لکھا ہے کہ ۴۸ سال کا برہمچاری ۴۰۰ سال کی عمر کو پہنچتا ہے اور پھر نجات پاتا ہے تو پھر اگر کوئی آریہ چارسو برس کی عمر کو پہنچے تو اس نے نجات بھی نہ پائی۔ اب تک کسی آریہ نے اور نہ سوامی دیانند نے چارسو برس کی عمر حاصل کی اس واسطے سب کے سب نجات سے محروم رہیں۔ جواب پنڈت دینا ناتھ صاحب کی طرف سے کہ ستیارتھ پرکاش میں یہ عبارت نہیں ہے۔ کہ چارسو برس کی عمر ہو جاتی ہے۔ بلکہ یہ ہے کہ ۴۰۰ برس تک بڑھائیں یعنے کہ چارسو برس تک بڑھا سکتے ہیں۔ اگر کوئی نہ بڑھائے تو اس کی اپنی مرضی سب لوگوں نے سمجھ لیا کہ اعتراض غلط تھا اور جواب صحیح تھا۔ اور احمدی صاحبان نے سمجھ لیا کہ اعتراض غلط کیا گیا ہے۔ ستیارتھ پرکاش کی عبارت سمجھنے میں غلطی کی ہے اور ادھر ادھر اعتراضوں پر ہاتھ مارنے لگ پڑے۔ اپنے نقطہ کو آپ چھوڑ جانا یہ بھی شکست کا ثبوت تھا پھر تو دونوں طرف سے مضمون شروع ہوئے تنہا انیوگ

مسلمانوں کو فتح اور آریوں کو شکست

مولوی ابراہیم صاحب جو عام مسلمانوں کی طرف سے تشریف لائے تھے آریوں پر دو اعتراض کئے جنکا آریہ صاحبان کوئی جواب نہ دے سکے۔ اول آپ کا دعوےٰ ہے کہ آریہ سماج اور وید علم۔ عقل اور فطرت کے عین موافق ہیں تو یہ کونسا علم اور عقل اور فطرت ہے کہ ایک شخص دوسرے شخص کے حساب کتاب اور ذات کے ساتھ منسوب کیا جاتا جیسا کہ آپ لوگ نیوگ میں کرتے ہیں اور مانتے ہیں۔ پنڈت دینا ناتھ صاحب نے تحقیقی جواب کوئی نہ دیا صرف الزامی جوابات پر آ گئے جو شکست کا نشان ہے۔

دوسرا اعتراض آپ مانتے ہیں اور بار بار اس جلسہ میں کہا ہے کہ وید کوئی کتاب نہیں اور نہ کچھ اور ہے۔ بلکہ گیان اور علم کا نام ہے تو پس اس کے لئے جمع کا لفظ استعمال کرنا ناجائز ہے جیسا کہ ستیارتھ پرکاش میں چار وید استعمال کیا گیا ہے۔ اس میں یا تو آپ کا کہنا اور ماننا غلط ہے۔ یا ستیارتھ پرکاش کا اس کا بھی جواب پنڈت صاحب سے کوئی نہ بن آیا اگرچہ جواب اس کا آسان تھا پر مولوی صاحب نے اعتراض کے شروع میں پہلے منوا لیا تھا کہ وید کیا ہے۔ کہ پھر پنڈت صاحب ادھر اُدھر نہ جا سکیں

نتیجہ

ان جلسوں اور مباحثوں سے لوگوں کو بہت فائدہ ہوا کہ اور لوگ اچھے اچھے نتیجوں تک پہونچ گئے ہیں۔ مسیحیوں کو معلوم ہو گیا ہے کہ ہماری بنیادیں کیسی محکم اور چٹان پر ہیں اور کوئی دنیا کا مذہب اُن کو ہلا نہیں سکتا اور نہ کوئی علم اور عقل اُس کو نقصان پہونچا سکتی ہے۔ اور خود مسیحی خادمان دین نے معلوم کیا ہے کہ تعلیم یافتہ اقوام کے اندر کام کرنے کے لئے ہمارے بیچ کیا کیا کمیاں ہیں اور ان کمیوں کو پورا کرنے کے فکر اور تردد میں مصروف ہوتے ہیں۔ تاکہ خداوند مسیح کی اور انجیل مقدس کی خدمت اس سے زیادہ لائق طور سے کر سکیں۔ کلاس والے کے غریب اور ناتواں مسیحیوں کی محنت سے جنہوں نے فائدہ اٹھایا ہے ہماری دعا ہے کہ خداوند اُن کو بہت برکت دے اور وہ ہمیشہ ایسی خدمتوں میں لگے رہیں اور نہ صرف وہ بلکہ ہر ایک مسیحی ایسا خادم ہووے۔

دیگر اقوام کو بھی ہوش دلائی گئی ہے اگرچہ وہ ایک دم خداوند کے نام کو قبول کرنے کے لئے تیار نہیں اور سوچتے ہیں کہ ہم اپنے اندر ہاتھ پاؤں ماریں گے اور اپنے اندر ایسی سچائی کا کھوج نکالینگے تاکہ کامیاب ہوں اور عیسائی مذہب کو قبول نہ کرنا پڑے۔ اُمید ہے کہ جب اس حیثیت میں وہ ناامید اور مایوس نکلینگے تو خداوند کو قبول کرنے میں دیر نہ کرینگے۔ ایمان امید اور محبت سے محنت اور سعی کرتے رہنا ایک خادم کے لئے ضروری ہے۔ بہت ناسمجھاروں نے خداوند کے کام کو بگاڑنے کی کوشش کی ہے پر خداوند ان کو کامیاب نہ ہونے دیگا۔ خداوند کے کام پر برکت پر برکت ہوگی۔ فقط

راقم۔ خورشابیہ

روح القدس کی تلڑی ڈوری

گذشتہ سے پیوستہ

(۵) سوائے اس کے کہ ہم اپنے تئیں خدا کے حوالہ کریں ہمارے لئے اور کوئی چارہ نہیں ہے۔ جب خدا برکت دینے کے لئے کوئی شرط مقرر کرتا ہے تو وہ اُس کے عوض اور کوئی شرط خواہ وہ کیسی ہی اچھی اور عمدہ کیوں نہ ہو قبول نہیں کرتا یہی وجہ ہے کہ باوجود چلانے انتظاری کرنے اور دعا و التجا کرنے بلکہ خدا کے حضور سخت جد و جہد کرنے کے بھی نہ صرف ہم کچھ حاصل ہی نہیں کرتے بلکہ مایوس اور غمزدہ ہو جاتے ہیں اور جواب تک نہیں پاتے حقیقت یہ ہے کہ ہم تابعداری کے بجائے دعا کرتے رہے ہیں۔ بلاشبہ تابعداری کے ساتھ دعا بہت مناسب اور ٹھیک ہے مگر تابعداری کی جگہ دعا قبول نہیں کی جا سکتی۔ جس طرح فرمانبرداری قربانی سے بہتر ہے اُسی طرح دعا سے بھی بہتر ہے۔ اگر خدا ہم سے تابعداری طلب کرتا ہے تو ہم یاد رکھیں کہ ہم خدا سے التجا نہیں کر رہے۔ بلکہ وہ ہم سے التجا کر رہا ہے۔ پولوس فرماتا ہے کہ "اے بھائیو میں خدا کی رحمتیں یاد دلا کر تم سے التماس کرتا ہوں کہ اپنے بدن قربانی ہونے کے لئے نذر کرو۔" کیا ہم نے ایسا کیا ہے؟ جب ہم خدا سے کسی بات کے لئے التجا کرتے ہیں تو ہم چاہتے ہیں کہ وہ ہمارے لئے ایسا کرے۔ اسی طرح جب خدا ہم سے التجا کرتا ہے کہ ہم اپنے بدنوں کو زندہ قربانی ہونے کے لئے اس کے نذر کریں تو وہ چاہتا ہے کہ ہم ایسا ہی کریں۔ مگر ہمارا حال یہ ہوتا ہے کہ بجائے اُس کی تابعداری کرنے کے اس سے دعا کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ کیونکہ ہم سمجھتے ہیں کہ دعا کرنا اچھی بات ہے۔ بلاشک اچھی بات تو ہے مگر جب ہم اُس کو تابعداری کے بجائے استعمال کرتے ہیں تو ہم اس کا بہتر استعمال نہیں کرتے۔ جسم بڑا چالاک ہے۔ افسوس ہے کہ ہم اسی ہی بن کے باعث خدا کے مقصد و منشا کے برخلاف کام کرتے ہیں۔ خدا کہتا ہے اے ابرہام چونکہ تم نے یہ کام کیا ہے۔ میں تجھے برکت دونگا (پیدائش ۲۲: ۱۶) وہ کونسا کام تھا جس کے کرنے سے اس پر خدا کی ایسی برکت آگئی۔ جو اس سے پہلے کبھی نہیں آئی تھی۔ یہ وہی کام تھا جبکہ وہ اپنے بیٹے کو قربانی چڑھانے کے لئے تیار ہو گیا تھا۔ جس سے اُس نے صاف ظاہر کیا کہ اس نے اپنا سب کچھ خدا کے حوالے کر دیا ہے۔ اے خدا کے فرزند! کیا تم نے ایسا کیا ہے؟ اس کے سوائے اور کوئی کام ایسا موثر نہیں ہو سکتا اگر ہم یہ نہ کریں تو ہماری لگاتار دعا ان تھک التجا اور انتظاری یقین کرنے کی کوششیں سب کچھ بے فائدہ ہونگی۔ خدا کے سپرد نہ کی ہوئی زندگی خودی کا قلعہ ہے خدا زبردستی اس پر قبضہ کرنا نہیں چاہتا۔ جب اُس کی چابی اپنی مرضی خوشی سے اُس کے سپرد کر دیجاتی ہے تو وہ ہماری زندگی کو برکتوں کی بھرپوری سے بھر دیتا ہے۔ کیا ہم اس کی مرضی جاننا چاہتے ہیں۔ وہ یہ ہے کہ "میں تجھ کو برکت دونگا" اس واسطے تم یہ کام کرو۔ کامل طور پر پورے بھروسہ سے اپنی زندگی اپنا سب کچھ کامل طور پر بغیر کسی ایک چیز کو بھی علیحدہ رکھنے کے ہمیشہ کے لئے اس کے ہاتھوں میں سپرد کریں۔

باقی آئندہ



مضامین

خیال اور صحت

گذشتہ سے پیوستہ

مریض نے کانپتے کانپتے کہا آپ کی چٹھی آپ کی چٹھی اور سرہانے سے چٹھی نکالکر ڈاکٹر کے حوالہ کی۔ ڈاکٹر حیران و ششدر رہ گیا اور کہا کہ میں نے یہ چٹھی ایک اور بیمار کے لئے لکھی تھی کہ جس نے مجھ سے ٹھیک ٹھیک حالت دریافت کی تھی۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ میرے ملازم نے غلطی سے یہ تمہارے پاس بھیجدی ہے۔ یہ سنتے ہی اب کیا تھا۔ نوجوان افسر کی حالت اب کچھ کی کچھ ہوگئی چہرہ دمکنے لگا۔ فوراً چارپائی سے اٹھکر بالکل تندرست آدمیوں کی طرح کام کاج کرنے لگا۔

جب میڈیکل سکول ہاورڈ میں تھا تو ایک مشہور ڈاکٹر اپنے طالب علموں کو نصیحت کیا کرتا تھا کہ دیکھو عزیزو تم بہت سی بیماریوں کی بابت پڑھتے ہو۔ ایسا نہ ہو کہ تمہیں چند معمولی علامات دیکھکے یہ خیال پیدا ہو جائے کہ تمہیں اُن میں سے کوئی بیماری ہے۔ کیونکہ ایک دفعہ ایک طالب علم کو یہ خیال پیدا ہو گیا تھا کہ مجھے ایک مہلک بیماری ہے۔ اس بیچارے کی حالت روز بروز خراب ہوتی گئی۔ بھوک جاتی رہی نیند اڑ گئی رنگ زرد پڑ گیا۔ ایک ڈاکٹر نے اس کا حال پوچھا اور اس کے شک کو رفع کرنا چاہا۔ لیکن اسے یقین نہ آیا بہت اصرار پر ایک مشہور ڈاکٹر سے اس کا معائنہ کرایا گیا۔ تب اس کا خیال خام رفع ہوا۔ اور وہ چند ہی روز میں تندرست ہوگیا۔

طبی تواریخ اور رپورٹوں میں ہزاروں ایسی مثالیں ہیں۔ جہاں بیماری کے خوف سے لوگ بیماری میں مبتلا ہوکر مرگئے ہیں

باقی آئندہ

شعروسخن

غزل

اُلفت مسیح

غنچۂ دل میں ہمارے گیا بسی ہے بوئے دوست
مشک بیزی کررہی ہو چار سو خوشبوئے دوست

سلسلہ اُلفت کا قائم ہوگیا ہے بے مسیح
دیکھتا ہے وہ ہمیں ہم دیکھتے ہیں سوئے دوست

کھینچ گیا ہے دل کے آئینے میں نقشہ یار کا
ہے مری آنکھوں میں اندازِ قد دلجوئے دوست

مردہ ہو جاتا ہے زندہ ایک جھٹکا گر لگے
غلط ہے بھی ہے کہیں بڑھکر جوئے کوئے دوست

جان بھی حاضر ہے دل بھی پیشکش ہے یار کے
جان و دل پر ہے ہمارے ہر طرح قابوئے دوست

وہ نہیں ہے دور ہم سے عشق صادق چاہئے
دیکھئے یعقوب نے پائی تھی کیسے بوئے دوست

دل میں یہ اک آرزو ہے اے خدا کیجئے قبول
حشر کے دن جب اٹھوں دیکھوں رخ نیکوئے دوست

جتنا جی چاہے ستائے تو ہمیں چرخ کہن
یاس کی گھاٹی میں ہے میری کمک بازوئے دوست

جان نثاری ہے فخر جینے کی مشہور جہاں
دار پر جب وہ چڑھا پیدا گیا پہلوئے دوست

راقم

آرا۔ حاکم رائے ۔ ۔ ۔ پور

راجپوتانہ

انتخاب الاخبار

لارڈ ہارڈنگ کی یادگار دہلی میں

ناظرین کو یاد ہوگا کہ دہلی کے ڈپٹی کمشنر میجر بیڈن نے ۲۳ دسمبر کے ناخوشگوار واقعہ کی یادگار قائم کرنے کے لئے اُن کے مکانات کا گرا دیا جانا تجویز کیا تھا جن سے کہ بم کے آنیکا قیاس کیا جاتا ہے۔ اس تجویز کے خلاف چاروں طرف سے آواز اٹھی جس پر اس تجویز کی جگہ ایک بہتر تجویز کیگئی کہ باشندگان دہلی اپنے خرچ پر لارڈ ہارڈنگ کا ایک بُت کھڑا کردیں۔ روپیہ جمع کرنے کے لئے ایک کمیٹی بنائی گئی کمیٹی نے لارڈ ممدوح سے اجازت چاہی۔ مگر اُن کے پرائیویٹ سیکرٹری کی طرف سے جواب ملا کہ ہم کمیٹی کے مشکور ہیں کہ ہماری مستقل یادگار قائم کرنے کی تجویز پر غور کررہی ہے۔ مگر ہم نے کوئی ایسا کام نہیں کیا جس کی وجہ سے ہم اس کے مستحق ٹھہریں۔ تاہم اگر کمیٹی کوئی یادگار قائم کرنے کی خواہشمند ہو تو بجائے بُت کے کوئی عمارت چاندنی چوک کے قریب ہو جو شہر کے بھی کام آسکے اس کے بعد کمیٹی نے لارڈ ہارڈنگ کے حضور میں ایک لائبریری کی تجویز پیش کی جس کو حضور ممدوح نے پسند فرمایا غرضیکہ اب دہلی میں ایک لائبریری طیار ہوگی۔

دو جعلی سکہ بنانیوالوں کی گرفتاری

دہلی میں منشی حمیدالدین سب انسپکٹر نے راجپوت اور دتارام کو جعلی سکہ اپنے قبضہ میں رکھنے کے جرم میں گرفتار کیا ہو ۱۵ جعلی روپے راجپوت کے قبضہ سے برآمد ہوئے اور ۱۲ جعلی آنے دتارام کے قبضہ سے۔ دتارام ایک وکیل کا منشی تھا اس کی جیب سے سٹہ کے ۱۹ جعلی روپے بھی برآمد ہوئے

جلالپور جٹاں میں ایک دردانگیز قتل

ہمارا نامہ نگار اطلاع دیتا ہے کہ جلالپور جٹاں ضلع گجرات میں گزشتہ ہفتہ ایک ہولناک قتل وقوع میں آیا۔ یہ قتل کیا تھا گویا سنگدلی اور سفاکی کا ایک بے نظیر حادثہ تھا اس میں ایک معصوم تین چار سالہ لڑکے کو اس بے رحمی اور بیدردی سے قتل کرایا گیا تھا کہ جس کسی نے اس مقتول بچے کو دیکھا اس کے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔ یہ بچہ لالہ دولارام وج کا تھا۔ قاتل کا نام بانشی رام وج بتلایا جاتا ہے۔ جو کہ بچہ مذکور کا چچا تھا۔ بانشی رام اب گجرات میں ہے۔ اور مقدمہ کی تحقیقات ہو رہی ہے۔ اس قتل نے جلالپور میں ایک سنسنی سی پھیلا دی ہے۔

قتل کے ہولناک حالات

اس قتل کے متعلق جو عجیب غریب حالات معلوم ہوئے وہ یہ ہیں کہ مسمی بانشی رام کو اپنے بھائی کے ساتھ کچھ دشمنی تھی۔ اس دشمنی کا بدلہ اس نے اس طرح سے لینا پسند کیا کہ اپنے بھائی کے لڑکے کو قتل کروا دیا۔ بدھ کے روز مسمی دولارام کا لڑکا صبح سے ہی گم ہو گیا۔ شہر میں منادی کرائی گئی۔ اور دولارام کی طرف سے لڑکے کو تلاش کرنے والے کے لئے بھی پانچ روپے مقرر کئے گئے۔ بلکہ مسمی بانشی نے پچاس روپے انعام مشتہر کیا۔ وہ تمام دن خود منادی کرنے والے کے ساتھ پھرتا رہا تھا۔ اور دولارام سے بھی زیادہ پریشان اور مغموم معلوم ہوتا تھا۔ جیسا کہ اس کو بچے کے گم ہو جانے کا بہت رنج ہے۔ شام تک لڑکا کہیں نہ ملا۔ رات کے وقت مسمی بانشی نے بچے کی لاش کو بوری میں ڈالا اور چاہتا تھا کہ باہر جا کر پھینک آئے لیکن ابھی وہ مکان کے نچلے حصہ ہی میں پہنچا تھا کہ دوسرے گھر والے جاگ پڑے۔ ان کو پہلے ہی کچھ شبہ تھا۔ اسی وقت پولیس بلائی گئی اور مسمی بانشی نے اقرار کر لیا کہ بچے کو اسی نے مارا ہے۔ تب اس نے گھر کی ایک اندھیری کوٹھڑی سے بچے کی لاش جو بوری میں بند تھی نکالی۔ اور تمام لوگوں کے سامنے اس کو رکھ دی۔ بچے کے جسم پر طرح طرح کی چوٹوں کے نشان تھے جن سے پتہ لگتا تھا کہ بچہ کو نہایت بے رحمی سے مارا گیا ہے۔ لیکن جب اس طرح سے جان نہیں نکلی تو پھر اس کے گلے میں رسا باندھا گیا اور بوری میں بند کر دیا گیا۔ اس طرح سسک سسک کر بچے نے جان دے دی۔ یہ ایک معصوم بچے کے قتل کے حالات ہیں جو محض اس کے کینے جذبہ کا ظہور ہے۔ معصوم بچے کا والد تڑپتا ہے اور روتا ہے پرماتما اس کو شانتی وصبر عطا کرے اور گنہگار کو کیفر کردار کو پہنچاوے۔

سات بیویوں کا خاوند

امیر حبیب اللہ خاں والئے افغانستان کی سات بیویاں ہیں۔ پہلی بیوی محمد شاہ خاں سردار تغاب غلذئی کی بیٹی ہے اور شہزادہ عنایت اللہ خاں اسی کے بطن سے پیدا ہوئے۔ دوسری بیوی سعید الدین خاں حاکم ہرات کی دختر نیک اختر ہیں۔ تیسری شاہ عثمان سردار خاں کی لڑکی۔ چوتھی ابراہیم خاں کلان فرزند شیر علیخاں کی بیٹی ہیں۔ پانچویں شادی سردار امیر جنید بیگ ازبک کی بیٹی سے ہوئی چھٹی شادی شاہ اعظم سردار خوست کی لڑکی سے ہوئی۔ اور ساتویں شادی لالپورہ کے سردار اکبر خاں کی بیٹی سے ہوئی۔ سراج الاخبار کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ فی الحال حضور بھی آئندہ کوئی اور شادی کرنے کا ارادہ نہیں رکھتے۔ کیا سات بیویاں کم ہیں۔ عام

ایکم سائی مشن کے مرحوم ڈاکٹر پارکر سے ایک مرتبہ کسی نے سوال کیا کیوں صاحب یسوع نے یہوداہ کو اپنی خدمت کے لئے کیوں چنا۔ انہوں نے جواب دیا میں نہیں جانتا۔ لیکن اس سے مشکل سوال میں آپ سے دریافت کرتا ہوں۔ اور وہ یہ ہے کہ اس نے مجھے کیوں چنا۔

مخزن مسیحی۔

ہندو مذہب کی ڈکشنری یا پال کوش

۳/۴

ناظرین آج آپکو ہم ایک کتاب کا مژدہ سناتے ہیں جس کی نظیر اردو زبان میں مفقود ہی ہے اس کا نام پال کوش ہے جس میں ہندو مذہب کے متعلق تاریخی مذہبی فلسفیانہ افسانوی اور دیگر مذہبی علوم کا ضروری اور کافی ذخیرہ ڈکشنری یا لغت کے طور پر مفصل درج ہے۔ یہ سب ایسے طور پر بیان کئے گئے ہیں کہ ہندوؤں کی بہت سی کتابیں خریدنے اور ان کے مطالعہ کرنے کی محنت اور مشقت اٹھانی نہ پڑیگی ہر ایک امر پر محققانہ اور سادہ بحث کی گئی ہے۔ مگر ہر قسم کے مباحثانہ طرز اور نیت سے قطعی اور دانستہ احتراز کیا گیا ہے اور جہاں اپنے مذہب کے خلاف نظر آئی اس پر کسی قسم کی مخالفانہ چوٹ نہیں لگائی ہے صرف ہر امر میں واقفیت بہم پہنچانا اپنا فرض سمجھا گیا ہے۔ اور بس غرضیکہ اس کتاب کو ہر طرح سے دلچسپ اور مفید بنانے کی کوشش کی گئی ہے۔ یہ کتاب ۲۲×۲۹ کے کم از کم آٹھ سو صفحوں کی دو جلدوں میں طبع ہوگی۔ بسہولیت اشاعت اور خریداری کی نظر سے کم از کم سو صفحہ ماہواری کے رسالہ کی صورت میں شائع ہوگی جس کی قیمت معہ محصول ڈاک ۴ روپیہ سالانہ ہوگی جو ہر خریدار سے پیشگی بذریعہ وی۔پی وصول کیجائے گی۔ پانسو درخواستیں آنے پر کتاب طبع ہونی شروع ہو جائیگی۔ واعظین ہر مذہب کے لئے خصوصاً اور عام شائقین کیلئے عموماً مفید ہوگی۔

المشتہر۔ پادری پی کیول سنگھ امریکن مشن ریاست مالیرکوٹلہ

ضرورت

ایک۔ وی مڈل سکول کے لئے دو مسیحی استادوں کی ضرورت ہے (۱) حساب سکھانے کے لئے (۲) ہندی سکھانیکے لئے اگر سنسکرت بھی جانتا ہو تو اسکو ترجیح دیجائے گی۔ اپنی لیاقت تجربہ اور تنخواہ کی بابت مطلع کریں۔ درخواستیں معہ نقول سرٹیفکیٹ مفصلہ ذیل پتہ پر آنی چاہئیں۔ واپس نہ کیجائینگی۔

دی امریکن پریسبیٹرین مشن ایٹہ۔ یو۔پی

جالات جاپان اُردو	۳ر و ۸ر	اہل ہنود کے تیوہار	۶پائی	مسیح کے خاص دوست	۸ر
شریف بیبیاں	۳ر و ۶ر	تاریخ مذہب	۸ر	کشف الحقائق	۸ر
چندر لیلا سادھنی اُردو ۲ر و ۶ر گورمکھی	۲ر	تاریخ روم	۸ر	بے گناہ نبی	۳پائی
رشیوں کا آبائی وطن	۲ر	تاریخ مصر	۸ر	فارقلیط	۳پائی
آواگون یا آئندہ زندگی	۲ر	تاریخ یونان	۸ر	حضرت اسحٰق و اسمٰعیل	۳پائی
تناسخ کا کھنڈن	۲ر	مرقع روس	۸ر	حضرت محمد	۳پائی
سیر ہند	علمہ	قدیم مسیحیوں کے حالات	۲ر	انجیل شریف کی صحت و درستی	۳پائی
بچوں کی پرورش	ار	حیات پولوس	۴ر	اسمار الٰہی	۳پائی
لیبوریٹری ہینڈھڈ	ار	حیات داؤد	۸ر	خدا کے دس حکم	۳پائی
وکیل کی سرگذشت رومن اُردو	۶ر	راہ زندگی	۱۲ر	مسیح کے حق میں پیشینگوئیاں	۳پائی
دوسوال (ناستک تعلیم کار واز روئے فلاسفی)	۳ر	موازنہ مذاہب رومن	۸ر	مسیح یا محمد	۳پائی
سورج پرکاش ۴ر و ۶ر مجلد	۱۲ر	گنجینۂ اسلام رومن	۸ر	نماز	۳پائی
ملکہ آستر کا احوال بانصویر ولایتی	۶ر	رامپال سنگھ رومن اُردو	۸ر	قرآن	۳پائی
ملکہ روت کا احوال "	۶ر	تلاش حق اُردو و رومن اُردو ۳ر و	۹ر	سچا اسلام	۳پائی
موسیٰ کا احوال "	۶ر	دولت لازوال اُردو ۳ر - ۵ر -	۸ر	یسوع مسیح	۳پائی
وشنو کے دس اوتار	۲ر	" رومن اُردو	۸ر	یسوع مسیح کی موت اور جی اُٹھنا	۳پائی
ویدک تصنیفات	۱ر	عزت بیمثال اُردو ۳ر - ۵ر -	۸ر	سورہ فاتحہ	۳پائی
اصلاح تمدن	۵ر	" رومن اُردو	۸ر	ہمارا شافع کون ہی	۳پائی
اصلاح زراعت	۱ر	اصلاح اخلاق	۴ر	خدا ہمارا باپ	۳پائی
صنعت و دستکاری	۲ر	ہند کی افلاس کا انسداد	ار	کیا انجیل منسوخ ہوگئی	۳پائی
ویدوں کی قربانیاں اور چڑھاوے	۳پائی	شادی کی بابت خیالات	ار	انصاف کا دن	۳پائی
ویدوں کی دیوتا پرستی	"	سچی اور جھوٹی خیرات	۳پائی	فہرست قرآن رومن اُردو مجلد	۶ر
ویدوں کی ازلیت	۶پائی	صفائی کی ضرورت	۳پائی	لفظ دیو کی دیانندی تفسیر - رگوید میں سے بزبان انگریزی مصنفہ ڈاکٹر ایچ - ڈی - گریسولڈ	۲ر
پرستش حیوانات	۳پائی	دعوتِ اسلام	۶پائی		
بیڑنھ	۶پائی	مسیح کا نمونہ	۸ر		

پتہ - کرسچن بک سٹور لودیانہ معرفت پادری ای - ایم - ویری
صاحب آنریری سکرٹیری سی - ایل - ایس بذریعہ وی - پی +

ڈاکٹر ایس کے برمن کی بنائی ہوئی مشہور دوائیں

کلوروڈائین

یہ انگریزوں کی خانگی دوا ہے۔ ریاحی درد۔ مروڑ خواہ کسی صورت سے ہو اسکی ایک دو خوراک سے جاتا ہے۔ اسہال۔ اون کے دست پیچش کے لئے یہ نہایت مفید ہے۔ ڈاکٹر برمن نے انگلینڈ کے نامی دواخانہ سے بنوائی ہے دیگر قیمتی کلوروڈائن کے برابر ہے اور قیمت ارزاں ہے قیمت ۱ر شیشی محصولڈاک ۵ر ۱۲ شیشی للعہ محصول ۱ار

پین ہیلر

اندرونی درد و پیٹ مروڑ اس سے دور ہوتی ہے۔ اندرونی۔ بیرونی درد موچ۔ چوٹ سے یا گٹھیا کے سبب جوڑوں میں یا گانٹھوں میں ریاح یا سردی سے۔ کمر۔ کولہا۔ پنجر گردن وغیرہ میں یا جیسا درد ہو اسکے مالش سے جاتا ہے ڈاڑھ سوڑہ کی درد کو بھی فائدہ کرتا ہے قیمت ۱۲ ار شیشی ڈاک محصول ۵ ر+

ڈاکٹر ایس کے برمن ۵ و ۶ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ

پریسبٹیرین بیواؤں اور یتیموں کا فنڈ

یہ دیسی مسیحیوں کا سب سے پرانا فنڈ ہے اس سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن ملتی ہے۔ اور بچے بھی جبکہ وے سکولوں میں تعلیم پاتے وظیفے پا سکتے ہیں۔ ۱۶ برس میں اس فنڈ نے ۸۰ ہزار روپیوں سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن دی ہے اگرچہ ممبران نے صرف ۴۰ ہزار روپیہ چندہ اس فنڈ میں دیا ہے اور قریباً آدھ لاکھ روپے سود سے اس فنڈ میں آچکے ہیں جس حساب سے اب بینک میں ۳۴ ہزار روپیہ نقد موجود ہے۔ ہر ایک مسیحی مرد اور عورت اس کا ممبر ہوسکتا ہے اور نئے پراسپکٹس (اردو انگریزی) منیجنگ ڈائرکٹر پادری والٹر جے کلارک ایم۔ اے نولکھا لاہور کو لکھنے سے بہت جلد مل سکتے ہیں+

مخزن مسیحی

یہ رسالہ ہر ماہ پہلی اور پندرہ تاریخ بزبان انگریزی اور رومن اردو میں الہ آباد سے شائع ہوتا ہے۔ اس میں کلیسیائی اور ملکی خبریں کرسچن ایڈیور کے مضامین اور سنڈے سکول کے سبق شائع ہوتے ہیں+

چندہ سالانہ بموجب تنخواہ خریداران کے ۱۲ ار سے لیکر دو روپیہ تک ہے۔ نمونہ ایڈیٹر مخزن مسیحی فتحپور ہسوا یو۔ پی سے طلب کر سکتے ہیں+

تواریخ کلیسیا

یہ کتاب رومن اردو میں چھپ کر تیار ہوگئی ہے اس میں کلیسیا کے حالات مختصر طور پر شروع سے آجتک ہیں قیمت عہ و عا+

باغِ دل

دی گارڈن آف دی ہارٹ

یہ ایک سہ ماہی بنار رسالہ انگریزی اور فارسی اردو میں ہوتے چکنے کاغذ پر چھپتا ہے اس میں خوبصورت تصویریں ہیں چندہ سالانہ ایک روپیہ ہے اگر چھ یا زیادہ کاپیاں ایک پتہ پر بھیجی جاویں۔ تو فی کاپی ۱۲ار چارج کیا جاتا ہے درخواستیں کثرت سے آرہی ہیں۔ اور زیادہ کی بھی ضرورت ہے یہ خاصکر ہندوستانی مستورات کے لئے مخصوص ہے قیمت ہر حالت میں پیشگی لیجائیگی نمونہ چار آنہ کے ٹکٹ آنے پر بھیجا جاتا ہے۔ باغ دل کے چاروں نمبر (۱۹۱۲ء کے) ۸ر فی نمبر لیا جاتا ہے+

درخواستیں بنام پادری ای۔ ایم ویری۔ ڈی۔ ڈی۔ آنریری سکرٹیری سی۔ ایل۔ ایس لودیانہ پنجاب آنی چاہئے

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصولڈاک ... ۲ر
ہندوستان و پنجاب سے مع محصولڈاک پیشگی ... ۲ر۴
ہندوستان و پنجاب سے مع محصولڈاک مابعد ... ۳ر
غیر ممالک سے مع محصولڈاک ... ۳ر۸

شرح اجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سال تمام
کالم کا آٹھواں حصہ	ے	صہ	۱ے
چوتھائی کالم	صہ	۱ے	للعہ
نصف کالم	۱ے	للعہ	صر۲۵
پورا کالم	للعہ	صر۲۵	للعہ۴۰
پورا صفحہ	للعہ۴۰	۵	۱ام

ہر ایک دفعہ کے لئے فی سطر ۲ر ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا+

نوٹ۔ نامہ نگار اپنی تحریروں کے آپ ذمہ وار ہیں+

اطلاع ضروری۔ (۱) نامہ نگاروں کو چاہئے کہ نہایت خوشخط اور صرف ایک طرف کاغذ پر مضمون لکھا کریں (۲) نامنظور شدہ مضامین واپس نہیں بھیجے جائنگے (۳) خط و کتابت کے لئے ٹکٹ بھیجنے چاہئیں ورنہ جواب نہیں دیا جاسکتا (۴) جو نامہ نگار بھیجتے ہیں کم از کم ایک مضمون نہ لکھے وہ نامہ نگار نہیں سمجھا جائیگا (۵) بعض نامہ نگار خلط و ملط سفر و نشر بھیجدیتے ہیں جس سے بڑی دقت ہوتی ہے چاہئے کہ دونوں قسم کے مضامین علیحدہ علیحدہ کاغذوں پر ہوں (۶) مضمون لکھتے وقت صفحہ کے ختم ہونے پر اکثر صاحبان حاشیہ پر اور پیچھے بہت سا مضمون لکھدیتے ہیں جس کے پڑھنے کی دقت ہوتی ہے مضمون صفحہ وار ہونا ضروری ہے۔ ایڈیٹر+

سی۔ بی۔ ہائی سکول لودیانہ

قائم شدہ ۱۸۷۵ء

تسلی بخش انتظام و کھانا عمدہ

حرفتی کارخانجات

شرح خرچ خوراک معہ فیس جماعت فی ماہ صہ اگر وظائف البلد ایک ہی خاندان کے ہوں للعہ ۳ یا زیادہ علاوہ کتب وغیرہ خرچ علاوہ ہوگا۔ کارخانہ متعلقہ سکول ہذا میں جن رکشا گرونول وکیرم وغیرہ و دیگر سامان مثل الماری میز کرسی وغیرہ نہایت عمدہ اول درجہ کی لکڑی کا نہایت ارزاں قیمت پر طیار ہوتا ہے۔ قیمت رکشا لعہ سے صہ کرونول لو+

مزید دریافت حال کے لئے منیجر صاحب اسکول ہذا سے خط و کتابت کریں+

(پادری جے۔ وی ہیرو صاحب پبلشر۔ ایڈیٹر و منیجر نور افشاں کے لئے مشن پریس لودیانہ میں باہتمام واکلی براورز چھپا)